آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED
The Daily SPINZER Quetta
روزنامہ سپنزر کوئٹہ
Registration No 38
چیف ایڈیٹر بلال احمد
قیمت 5 روپے
daily.spinzer@gmail.com/daily.spinzer@yahoo.com
جلد نمبر 23 | بروز جمعہ 10 جولائی 2026ء 1447ھ ہجری | صفحات 4 قیمت 5 روپے | شمارہ نمبر 184

امریکا کا ایران پر بڑا حملہ، 80 سے زائد اہداف تباہ کرنے کا دعویٰ، ایران کا جوابی وار

ایران میں 80 سے زیادہ اہداف کو نشانہ بنایا گیا، امریکی فوج، امریکی فوجی اہداف پر 85 حملے کیے، پاسداران انقلاب، امریکی ایم کیو نائن ڈرون مار گرانے کا بھی دعویٰ

ایرانی فورسز کی یہ بلا اشتعال جارحیت جنگ بندی کی واضح اور خطرناک خلاف ورزی ہے اور یہ بحری نقل و حرکت کی آزادی کو نقصان پہنچاتی ہے

واشنگٹن، تہران، برسلز (اے این این) بقیہ 1 صفحہ 3 پر

بھارت یکطرفہ طور پر سندھ طاس معاہدہ معطل نہیں کر سکتا، پاکستان

اقوام متحدہ میں بھارتی الزامات مسترد، پاکستان نے سندھ طاس معاہدے کی معطلی غیر قانونی قرار دے دی

پانی کو ہتھیار بنانا کروڑوں انسانوں کے خلاف دہشتگردی ہے، بھارت پاکستان کو دریاؤں کے قانونی حصے سے محروم نہیں کر سکتا

نیویارک (اے این این) پاکستان نے اقوام متحدہ میں بھارتی الزامات مسترد کرتے ہوئے سندھ طاس معاہدے کی معطلی کو غیر قانونی قرار دے دیا۔ بقیہ 4 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف کو گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کوئٹہ سے رخصت کر رہے ہیں

وزیراعظم کی کوئٹہ آمد، سیکورٹی کے باعث شہر کی اہم شاہراہیں بند، شہریوں کو مشکلات

ٹریفک جام اور سڑکوں کی بندش سے معمولات زندگی متاثر، مریض اور طلبہ بھی پریشان

کوئٹہ (بی پی آئی) وزیراعظم شہباز شریف کی کوئٹہ آمد کے موقع پر فول پروف سیکورٹی انتظامات کے تحت شہر کی مختلف اہم شاہراہوں کو رکاوٹیں کھڑی کر کے آمدورفت کے لیے بند کر دیا گیا، جس کے باعث شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شہر کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی بندش سے ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی اور سرکاری و نجی بقیہ 3 صفحہ 3 پر

وزیراعظم شہباز شریف مظاہرین سے ملاقات کیے بغیر کوئٹہ سے اسلام آباد روانہ

کوئٹہ (بی پی آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف ایک روزہ دورہ کوئٹہ کے دوران اپیکس کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کے بعد مظاہرین سے ملاقات یا مذاکرات کیے بغیر کوئٹہ سے اسلام بقیہ 2 صفحہ 3 پر

دہشت گردی کے خاتمے تک جنگ جاری رہے گی، شہباز شریف

ملک کی سیاسی و عسکری قیادت مکمل یکسوئی کیساتھ دہشتگردی کے خاتمے کیلئے پرعزم ہے، آخری فسادی دہشتگرد کے خاتمے تک جنگ جاری رہے گی، کوئٹہ میں صوبائی اپیکس کمیٹی کے اجلاس سے خطاب

حکومت تمام دستیاب وسائل بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان کو امن، ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرے گی، دشمن پاکستان کی سفارتی کامیابیوں اور گزشتہ برس معرکہ حق میں حاصل ہونے والی کامیابیوں سے خائف ہے

کوئٹہ (ج ن) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ملک سے دہشتگردی کے مکمل خاتمہ کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی بقیہ 5 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، وزیراعظم شہباز شریف صوبائی اپیکس کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں، آرمی چیف و دیگر حکام بھی شریک ہیں

دہشتگردی کیخلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، چین

دہشت گردوں کی فنڈنگ کو ہر سطح پر روکنے کی ضرورت ہے، دہشت گردوں کی پشت پناہی اور فنڈنگ میں ملوث ممالک کے خلاف مل کر کام کرنا ہوگا، محسن نقوی

ویزا رجیم میں آسانی ضروری ہے۔ چینی وزیر مملکت داخلہ کا کہنا تھا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

نیویارک (اے این این) چین نے ایک بار پھر دہشتگردی کیخلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ انسداد دہشت گردی کیلئے ہمیں مل کر کام کرنا چاہیے۔ تفصیل کے مطابق وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کی اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں چین کے وزیر مملکت داخلہ و سربراہ اسپیشل سروس بیورو لنگ ژیانگ سے ملاقات ہوئی، ملاقات میں انسداد دہشت گردی تعاون اور بقیہ 12 صفحہ 3 پر

خضدار حملہ بزدلانہ کارروائی، دہشت گرد اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہوں گے: بابر یوسفزئی

کوئٹہ (بی پی آئی) معاون برائے محکمہ داخلہ حکومت بلوچستان بابر یوسفزئی نے خضدار میں میر شفیق الرحمان مینگل کی رہائش گاہ پر ہونے والے دہشت گرد حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے بقیہ 7 صفحہ 3 پر

سانحہ زیارت، سات بہنوں کا اکلوتا بھائی اکبر شیرانی شادی سے ایک ہفتہ قبل وطن پر قربان

لواحقین کا دعویٰ، میت کی منتقلی کے لیے سرکاری ایمبولینس نہ ملی، چندہ جمع کر کے 30 ہزار روپے میں گاڑی کرائے پر لی

کوئٹہ (بی پی آئی) سانحہ زیارت میں دہشت گرد حملے کے دوران شہید ہونے والے بلوچستان پولیس کے اہلکار اکبر شیرانی کی المناک داستان نے ہر آنکھ کو اشکبار کر دیا۔ شہید اکبر شیرانی نہ صرف اپنے والدین کا سہارا اور سات بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے بلکہ ان کی شادی بھی محض ایک ہفتے بعد ہونا تھی، تاہم وہ وطن اور عوام کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ کے لیے اپنے پیاروں سے بچھڑ گئے۔ اہل خانہ کے مطابق شہید اکبر شیرانی کی میت کو ابتدائی طور پر حکومت بلوچستان کی جانب سے زیارت سے سول ہسپتال بقیہ 8 صفحہ 3 پر

مانگی ڈیم سانحہ، سنجاوی میں تین شہید پولیس اہلکاروں کی نماز جنازہ سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا

ہزاروں افراد، اعلیٰ حکام اور قبائلی عمائدین کی شرکت، شہدا کو سلامی، آبائی علاقوں میں سپرد خاک

سنجاوی (بی پی آئی) ضلع زیارت کے علاقے مانگی ڈیم میں دہشت گردوں کے حملے میں شہید ہونے والے بلوچستان پولیس کے تین بہادر اہلکاروں، شہید محمد زمان، شہید دین محمد اور شہید کلیم اللہ کی مشترکہ نماز جنازہ سنجاوی فٹبال گراؤنڈ میں سرکاری اعزاز کے ساتھ ادا کر دی گئی۔ نماز جنازہ میں عوام، سرکاری حکام، قبائلی عمائدین اور مختلف بقیہ 6 صفحہ 3 پر

دہشت گرد اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہوں گے، میر ضیا اللہ لانگو

کوئٹہ (بی پی آئی) صوبائی وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیا اللہ لانگو نے خضدار میں میر شفیق بقیہ 13 صفحہ 3 پر

اوستہ محمد پولیس کی بڑی کامیابی، قتل کیس کا مرکزی نامزد ملزم 24 گھنٹوں میں گرفتار

ایس ایچ او ندیم سہرانی کی بروقت کارروائی، ملزم کے خلاف مزید قانونی کارروائی اور تفتیش شروع

اوستہ محمد (بی پی آئی) ڈسٹرکٹ پولیس اوستہ محمد نے قتل کے ایک اہم مقدمے میں فوری کارروائی کرتے ہوئے مرکزی نامزد ملزم کو وقوعہ کے 24 بقیہ 14 صفحہ 3 پر

زیارت میں 30 پولیس اہلکاروں کا اجتماعی استعفیٰ، متعلقہ حکام کو درخواستیں جمع

زیارت (بی پی آئی) ضلع زیارت سے موصولہ اطلاعات کے مطابق مختلف تھانوں میں تعینات 30 پولیس اہلکاروں نے اجتماعی طور پر اپنی ملازمتوں سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ذرائع کے بقیہ 10 صفحہ 3 پر

سکیورٹی خدشات کے باعث کوئٹہ سے ٹرین سروس عارضی معطل، 39 ڈاؤن ٹرین منسوخ

پشاور سے آنے والی ٹرین جیکب آباد تک محدود، سکیورٹی کلیئرنس کے بعد ہی آپریشن بحال ہوگا

کوئٹہ (بی پی آئی) سکیورٹی خدشات اور متعلقہ اداروں کی جانب سے سکیورٹی کلیئرنس موصول نہ ہونے کے باعث پاکستان ریلوے نے جمعرات کے روز کوئٹہ سے ٹرین سروس عارضی طور پر معطل رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت کوئٹہ بقیہ 11 صفحہ 3 پر

جھل مگسی میں ایک اور ممکنہ حملے کا خدشہ، سکیورٹی الرٹ جاری، حفاظتی اقدامات تیز

نواب ذوالفقار علی مگسی کی قبائلی افراد کو چوکس رہنے کی ہدایت، حساس مقامات کی نگرانی بڑھا دی گئی

جھل مگسی (بی پی آئی) ضلع جھل مگسی میں ماضی کے پے در پے حملوں کے بعد ایک مرتبہ پھر سکیورٹی خدشات میں اضافے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ذرائع کے مطابق ضلع میں ایک اور ممکنہ حملے کے خدشے کے پیش نظر سکیورٹی الرٹ جاری کیا گیا ہے، جس کے بعد علاقے میں تشویش کی فضا پائی جا رہی ہے جبکہ حساس مقامات کی نگرانی اور بقیہ 9 صفحہ 3 پر

دالبندین میں گھر پر مسلح حملہ، نوجوان جاں بحق، ایک شخص شدید زخمی

نامعلوم افراد کی اندھا دھند فائرنگ، پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دیں

دالبندین (بی پی آئی) ضلع دالبندین کے علاقے کلی ملک خدائے رحیم جنوبی میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں ایک نوجوان جاں بحق جبکہ ایک شخص شدید زخمی ہو گیا۔ واقعے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا، جبکہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق واقعہ گزشتہ رات اس وقت بقیہ 15 صفحہ 3 پر

کوئٹہ پھاٹک پر زیارت میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کی میتیں ایمبولینس میں پڑی ہیں

کوئٹہ، زیارت واقعے کے متاثرین کی لاشوں کا منظر، جبکہ لواحقین کوئٹہ پھاٹک پر دھرنا دیے ہوئے ہیں

بلوچستان بار کونسل کی دہشت گردی کے خلاف صوبہ بھر میں ہڑتال، عدالتی کارروائیوں کا مکمل بائیکاٹ

کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر کی عدالتوں میں وکلا پیش نہ ہوئے، سیاہ پٹیاں باندھ کر دہشت گردی کے خلاف احتجاج

کوئٹہ (بی پی آئی) بلوچستان بار کونسل کی اپیل پر صوبے میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات، امن و امان کی بگڑتی صورتحال اور بے گناہ شہریوں و قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کی شہادتوں کے خلاف جمعرات کے روز کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں وکلا برادری نے مکمل ہڑتال کرتے ہوئے عدالتی کارروائیوں کا بائیکاٹ کیا۔ احتجاج کے دوران وکلا نے اپنے بازوؤں پر سیاہ پٹیاں باندھ کر دہشت گردی کے متاثرین سے اظہار یکجہتی کیا اور حکومت سے امن و امان کی بحالی کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا۔ بلوچستان بار کونسل کی بقیہ 16 صفحہ 3 پر

زیارت مانگی واقعہ، ورثا کا لاشوں پر تیزاب اور کیمیکل پھینکے جانے کا الزام

21 لاشیں کوئٹہ منتقل، متعدد نا قابل شناخت ہونے کا دعویٰ، شفاف تحقیقات کا مطالبہ

زیارت (بی پی آئی) زیارت مانگی واقعہ میں جاں بحق افراد کے ورثا نے الزام عائد کیا ہے کہ شہدا کی لاشوں پر تیزاب اور دیگر کیمیکل پھینکے گئے، جس کے باعث متعدد لاشیں ناقابل شناخت ہو چکی ہیں اور اہل خانہ اپنے پیاروں کا آخری دیدار بھی نہیں کر پا رہے۔ ورثا نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ زیارت سے مجموعی طور پر 21 لاشیں تین گاڑیوں کے ذریعے کوئٹہ منتقل کی گئیں۔ ان کے مطابق 12 لاشیں احتجاجی دھرنے کے مقام پر رکھی گئی ہیں، جبکہ باقی لاشیں تدفین کے لیے متعلقہ آبائی علاقوں کو روانہ کر دی گئی ہیں۔ ورثا کا کہنا تھا بقیہ 25 صفحہ 3 پر

دہشت گردی کے خاتمے تک کارروائیاں جاری رہیں گی: فیصل خان جمالی

اوستہ محمد (بی پی آئی) صوبائی وزیر لائیو اسٹاک اور پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما سردار زادہ فیصل خان جمالی نے کہا ہے کہ شہدا کا خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا، دہشت گردی کے بقیہ 24 صفحہ 3 پر

جھل مگسی میں مبینہ گھریلو ناچاقی پر خاتون سمیت دو افراد قتل، ملزم فرار

جھل مگسی (بی پی آئی) ضلع جھل مگسی میں مبینہ گھریلو ناچاقی کے باعث خاتون سمیت دو افراد کو قتل کر دیا گیا، جبکہ واقعے کے بعد ملزم موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ پولیس نے بقیہ 26 صفحہ 3 پر

زیارت سانحہ، 21 شہید پولیس اہلکاروں کی شناخت مکمل، میتیں ورثا کے حوالے، بلوچستان سوگوار

دہشت گردی کے خلاف قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، شہدا کو سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے گا

کوئٹہ (بی پی آئی) ضلع زیارت میں دہشت گردوں کے حملے میں شہید ہونے والے بلوچستان پولیس کے 21 اہلکاروں کی شناخت کا عمل مکمل ہونے کے بعد ایم ایس سول ہسپتال کوئٹہ نے شہدا کی باضابطہ فہرست جاری کر دی ہے۔ ضروری قانونی کارروائی، شناخت اور طبی معائنے کے تمام مراحل مکمل ہونے کے بعد شہدا کی میتیں ان کے بقیہ 17 صفحہ 3 پر

بلوچستان میں بدامنی پر ایواجی الائنس اور سول سوسائٹی کی شدید تشویش، فوری امن و انصاف کا مطالبہ

کوئٹہ (بی پی آئی) اینڈنگ وائلنس اگینسٹ ویمن اینڈ گرلز (ایواجی) الائنس بلوچستان اور صوبے کی مختلف سول سوسائٹی تنظیموں نے بلوچستان میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی بقیہ 18 صفحہ 3 پر

چاغی شہر میں مسلح افراد کی کارروائی، مختلف سرکاری تنصیبات پر قبضے اور حملوں کی اطلاعات

پولیس تھانے کو نذر آتش کرنے اور مختلف مقامات پر ناکہ بندی کا دعویٰ، سرکاری تصدیق کا انتظار

دالبندین (بی پی آئی) ضلع چاغی کے علاقے چاغی شہر میں سینکڑوں مسلح افراد کی جانب سے بڑے پیمانے پر کارروائی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ذرائع کے مطابق مسلح افراد شہر میں داخل ہوئے اور مختلف اہم مقامات پر اپنی موجودگی قائم کرتے ہوئے متعدد سرکاری تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ تاہم ان اطلاعات کی تاحال سرکاری سطح پر تصدیق نہیں کی گئی۔ ذرائع کے مطابق مسلح افراد نے سرکاری دفاتر، بینکوں اور پولیس تھانوں کے بقیہ 19 صفحہ 3 پر

سانحہ زیارت: شہید ایف سی اہلکار محمد سلیم کے لواحقین سے متعلق ویڈیو وائرل

کوئٹہ (بی پی آئی) سانحہ زیارت میں شہید ہونے والے ایف سی اہلکار محمد سلیم کے لواحقین سے متعلق سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو نے بلوچستان بھر میں تشویش کی لہر دوڑا دی بقیہ 20 صفحہ 3 پر

لاہور، پیپلز پارٹی رہنما راجہ پرویز اشرف اور جنرل سیکرٹری سید حسن مرتضیٰ و دیگر کے ہمراہ پریس کانفرنس کر رہے ہیں

پیپسا بلوچستان کا الائیڈ ہیلتھ کے دو سالہ کورسز کو ایف ایس سی پری میڈیکل کے مساوی قرار دینے کا مطالبہ

کوئٹہ (بی پی آئی) پاکستان پیرامیڈیکل اسٹاف ایسوسی ایشن (پیپسا آر پی 2076) بلوچستان نے مطالبہ کیا ہے کہ الائیڈ ہیلتھ اکیڈمی پریز کالج کے دو سالہ ٹیکنالوجی کورسز کو بقیہ 21 صفحہ 3 پر

کوئٹہ میں شہدا کے لواحقین کے 2 بڑے دھرنے جاری، شہر کا ٹریفک نظام شدید متاثر

زیارت کے شہید پولیس اہلکاروں اور ہنہ اوڑک کے متاثرین کا احتجاج، مدفین عزم، انصاف اور تحفظ کا مطالبہ

کوئٹہ (بی پی آئی) بلوچستان کے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں زیارت اور ہنہ اوڑک کے سانحات کے خلاف احتجاج میں شدت آ گئی ہے۔ زیارت میں مسلح حملے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کے ورثا نے لاشیں سڑک پر رکھ کر احتجاجی دھرنا دے دیا، جبکہ ہنہ اوڑک کے شہدا کے لواحقین بھی پانچویں روز ایئرپورٹ روڈ پر دھرنا جاری رکھے بقیہ 27 صفحہ 3 پر

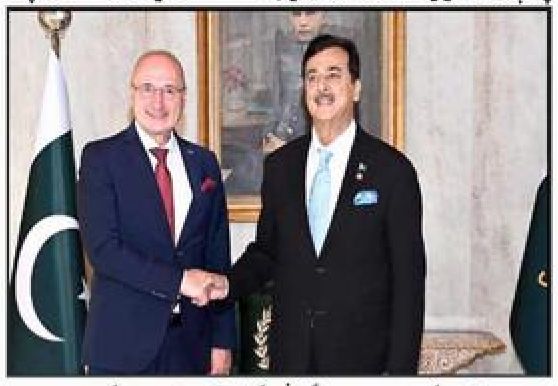

اسلام آباد، قائم مقام صدر یوسف رضا گیلانی سے کروشیا کے وزیر خارجہ ملاقات کر رہے ہیں

سردار اختر مینگل نے قومی اسمبلی کی تمام تنخواہیں سرکاری خزانے میں واپس کر دیں

کوئٹہ (بی پی آئی) بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ اور سابق رکن قومی اسمبلی سردار اختر مینگل نے بطور رکن قومی اسمبلی ملنے والی تمام تنخواہیں اور مراعات سرکاری خزانے میں واپس کرنے کا اعلان کرتے ہوئے 78 لاکھ 92 ہزار 725 روپے بقیہ 28 صفحہ 3 پر

مطالبات منظور نہ ہوئے تو احتجاج کا دائرہ وسیع کریں گے، عبدالرحیم زیارتوال

چمن سے ژوب تک دھرنوں کی تیاری، کوئٹہ میں مزید پانچ مقامات پر بھی احتجاج کا امکان

کوئٹہ (بی پی آئی) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی بقیہ 30 صفحہ 3 پر

عوامی مسائل کا حل اور قیامِ امن اولین ترجیح، اسسٹنٹ کمشنر بیلا

غیر جانبدار صحافت مسائل کے حل میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے، عوامی پریس کلب کے وفد سے گفتگو

بیلا (بی پی آئی) اسسٹنٹ کمشنر بیلا نصیب اللہ بزنجو نے کہا ہے کہ قیام امن، عوامی مسائل کا حل اور بنیادی سہولیات کی فراہمی ضلعی انتظامیہ کی بقیہ 22 صفحہ 3 پر

زیارت سانحہ بروقت کارروائی سے روکا جا سکتا تھا، جمعیت علما اسلام ضلع کوئٹہ

حکومت شہریوں اور سکیورٹی اہلکاروں کے تحفظ میں ناکام، جے یو آئی کوئٹہ کی تنقید

کوئٹہ (بی پی آئی) جمعیت علما اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، مفتی محمد روزی خان، حاجی بشیر احمد کاکڑ، مولانا محمد ایوب، شیخ مولانا عبدالاحد، حافظ شبیر احمد مدنی، سید حاجی عبدالواحد آغا، سیکرٹری اطلاعات عبدالغنی شہزاد، عبدالصمد ہتیار، حافظ مسعود احمد، حاجی قاسم خان خلجی، حاجی ولی محمد بڑیچ، حاجی صالح محمد، مولوی علی جان اور دیگر رہنماؤں نے کہا ہے کہ اگر سکیورٹی ادارے بروقت کارروائی کرتے ہوئے زیارت سے اغوا ہونے والے اہلکاروں کو بقیہ 29 صفحہ 3 پر

بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا ناقابل برداشت ہے، اپوزیشن جماعتیں

حکومت امن و امان برقرار رکھنے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے، میر یونس عزیز زہری

ریڈ زون کے علاوہ صوبے کے تمام علاقوں میں حکومت کی رٹ دکھائی نہیں دیتی اور عوام خود کو بے یار و مددگار محسوس کر رہے ہیں

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن جماعتوں کا اہم اجلاس قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی زیر صدارت منعقد ہوا، جس میں صوبے میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، دہشت گردی کے حالیہ واقعات، شاہراہوں کی بندش، ناکہ بندی اور عوام کو درپیش مسائل پر تفصیلی غور کیا گیا۔ اجلاس میں اپوزیشن جماعتوں کے پارلیمانی رہنماؤں اور اراکین نے شرکت بقیہ 31 صفحہ 3 پر

نصیر آباد ڈویژن میں خریف سیزن کے لیے نہری نظام اور پانی کی منصفانہ تقسیم کا جامع پلان مرتب

ٹیل ایریاز تک پانی کی ہر قیمت پر فراہمی یقینی بنائی جائے گی، کمشنر صلاح الدین نورزئی

ڈیرہ مراد جمالی (بی پی آئی) بلوچستان کے سینئر صوبائی وزیر آبپاشی میر محمد صادق عمرانی اور سیکرٹری آبپاشی سہیل الرحمن بلوچ کی ہدایات پر کمشنر نصیر آباد ڈویژن صلاح الدین نورزئی کی زیر صدارت نہری نظام، خریف سیزن کے انتظامات اور ٹیل ایریاز تک پانی کی منصفانہ فراہمی کے حوالے سے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس بقیہ 32 صفحہ 3 پر

امن کو برقرار رکھنے کے لیے حکومت تمام مشینری کو بروئے کار لا رہی ہے، سلیم کھوسہ

عوام اس خطے کی بہتری اور کامیابی کے لیے حکومت اور پاک فوج کے ساتھ ہیں عوام کو تحفظ کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل، وزیر مواصلات

جال بچھا کر عوام کو ایک سرپرائز دیں گے عوام مطمئن رہے اور حکومت کے ساتھ ہر سطح پر اپنے تعاون جاری رکھیں حکومت ان کو اکیلے نہیں چھوڑیں گے۔

کوئٹہ (اے این این) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر و صوبائی وزیر مواصلات میر سلیم کھوسہ نے کہا ہے کہ بلوچستان امن کا گہوارہ ہے اس امن کو برقرار رکھنے کے لیے حکومت تمام مشینری کو بروئے کار لائے گی عوام اس خطے کی بہتری اور کامیابی کے لیے حکومت اور پاک فوج کے ساتھ ہیں عوام کو تحفظ کرنا حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے صوبے میں جلد امن قائم بقیہ 23 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، صوبائی دارالحکومت میں حالیہ دہشت گردی کے واقعے کے بعد مصروف سڑک ویران ہے

ڈائنو پاکستان حب میں مقامی نوجوانوں کو نظر انداز کرنے کا الزام، شدید احتجاج

مبینہ غیر مقامی بھرتیاں منسوخ کر کے مقامی افراد کو میرٹ پر روزگار دینے کا مطالبہ

اوتھل (بی پی آئی) صنعتی و معاشی مرکز ضلع حب میں قائم ڈائنو پاکستان پر ایک بار پھر ضلع حب اور لسبیلہ کے مقامی نوجوانوں کو روزگار سے محروم کرنے کے الزامات سامنے آ گئے ہیں۔ عوامی، سماجی اور سیاسی حلقوں نے کمپنی انتظامیہ پر مبینہ اقربا پروری، غیر مقامی افراد کی بھرتیوں اور مقامی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کرتے ہوئے شدید احتجاج کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، عوامی حلقوں کا کہنا ہے کہ ڈائنو پاکستان حب کی انتظامیہ نے حالیہ بھرتیوں میں ضلع حب اور لسبیلہ کے مقامی امیدواروں کو نظر انداز کرتے ہوئے بقیہ 33 صفحہ 3 پر

کوئٹہ پھاٹک پر زیارت میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کے لواحقین دھرنا دے کر بیٹھے ہیں

کوئٹہ، ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر حکومت بلوچستان میر سیف اللہ کھیتران معذور طالب علم عبدالصبور کو اسکالرشپ کا چیک دے رہے ہیں

مانگی ڈیم سانحہ کے شہداء سے اظہارِ یکجہتی، سنجاوی بازار میں مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال

تاجروں، سیاسی و سماجی تنظیموں کی دہشت گردی کی مذمت، امن کے لیے مؤثر اقدامات کا مطالبہ

سنجاوی (بی پی آئی) ضلع زیارت کے علاقے مانگی ڈیم میں شدت پسندوں کے حملے میں پولیس اہلکاروں کی شہادت کے خلاف مرکزی انجمن تاجران سنجاوی کی اپیل پر آج سنجاوی بازار میں مکمل شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی۔ ہڑتال کے دوران تمام کاروباری مراکز، دکانیں، بینک، نجی تعلیمی ادارے اور دیگر تجارتی سرگرمیاں مکمل طور پر بند رہیں، جبکہ بازار میں معمول کی سرگرمیاں بھی معطل رہیں۔ مرکزی انجمن تاجران کے مطابق شٹر ڈاؤن ہڑتال کا مقصد مانگی ڈیم سانحے میں شہید ہونے والے پولیس اہلکاروں کو خراجِ عقیدت پیش کرنا، ان کے اہل خانہ سے اظہارِ یکجہتی کرنا اور دہشت

اوستہ محمد کا گوٹھ میر بھاول خان پندرانی بنیادی سہولیات سے محروم

پرائمری سکول اور طبی مرکز نہ ہونے سے سینکڑوں بچے تعلیم سے محروم، علاقہ مکینوں کی وزیر اعلیٰ بلوچستان سے فوری نوٹس کی اپیل

اوستہ محمد (بی پی آئی) ضلع اوستہ محمد کا گنجان آباد اور قدیمی علاقہ گوٹھ میر بھاول خان پندرانی آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہے، جہاں صحت اور تعلیم کے مراکز نہ ہونے کے باعث مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ جدید دور میں بھی ان کے علاقے میں نہ کوئی پرائمری سکول موجود ہے اور نہ ہی بنیادی طبی سہولیات میسر ہیں، جس کے باعث سینکڑوں بچے تعلیم سے محروم جبکہ شہری علاج معالجے کے لیے دور دراز علاقوں کا رخ کرنے پر مجبور ہیں۔ علاقہ مکینوں نے یو این اے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ گوٹھ میر بھاول خان پندرانی اوستہ محمد کے بڑے اور گنجان آباد علاقوں میں شمار ہوتا ہے، تاہم حکومت بلوچستان، ضلعی انتظامیہ اور منتخب عوامی نمائندوں نے اس علاقے کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ تعلیمی اداروں کی عدم موجودگی کے باعث معصوم بچے زیور تعلیم سے محروم ہو رہے ہیں، جو مستقبل کی نسلوں کے ساتھ ناانصافی کے مترادف ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ علاقے میں فوری طور پر پرائمری سکول، بنیادی مرکز صحت اور دیگر عوامی سہولیات قائم کی جائیں تاکہ بچوں کو تعلیم اور شہریوں کو علاج کی بنیادی سہولتیں میسر آ سکیں۔ علاقہ مکینوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت ان کے دیرینہ مسائل کے حل کے لیے فوری اور مؤثر اقدامات کرے گی۔

اوستہ محمد میں دو گروپوں کے درمیان فائرنگ، ایک شخص جاں بحق

اوستہ محمد (بی پی آئی) اوستہ محمد سٹی پولیس تھانے کی حدود میں واقع بلیدی بائی پاس کے قریب بلیدی اقوام کے دو گروپوں کے درمیان فائرنگ کے نتیجے میں ایک شخص جاں بحق ہو گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق فائرنگ کے دوران گولی لگنے سے نظام بلیدی موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور لاش کو اپنی تحویل میں لے کر قانونی کارروائی کے لیے تحصیل ہیڈکوارٹر سول اسپتال اوستہ محمد منتقل کیا۔ اسپتال میں ضروری قانونی کارروائی اور ضابطے کی تکمیل کے بعد میت ورثا کے حوالے کر دی گئی۔ پولیس نے واقعے کی تحقیقات

نادرا سینٹر بیلا میں عوام بنیادی سہولیات سے محروم، معذور اور بزرگ شہری شدید مشکلات کا شکار

گرمی، حبس اور سہولتوں کے فقدان پر شہریوں کا اظہار تشویش، نادرا حکام سے فوری اقدامات کا مطالبہ

بیلا (بی پی آئی) نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کے بیلا سینٹر میں عوام، بالخصوص معذور، ضعیف العمر اور مریض افراد کے لیے بنیادی سہولیات کے فقدان پر شہریوں نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوری اصلاحی اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ اور دیگر دستاویزات کے حصول کے لیے روزانہ بڑی تعداد میں شہری نادرا سینٹر بیلا کا رخ کرتے ہیں، تاہم معذور افراد کے لیے ترجیحی ٹوکن، مناسب انتظار گاہ اور دیگر خصوصی سہولیات موجود نہ ہونے کے باعث انہیں شدید مشکلات اور اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح بزرگ اور بیمار شہری بھی طویل انتظار اور نامناسب انتظامات سے پریشان ہیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ نادرا سینٹر میں شدید گرمی اور حبس کے باوجود ایئر کنڈیشنرز اور پنکھوں کا مؤثر انتظام نہیں، جس کے باعث نہ صرف سائلین بلکہ عملہ بھی مشکلات سے دوچار رہتا ہے۔ عوامی حلقوں نے کہا کہ اگرچہ معذور افراد اور بزرگ شہریوں کو خصوصی سہولیات فراہم کرنے کے دعوے کیے جاتے ہیں۔

اوستہ محمد سمیت نصیر آباد ڈویژن شدید گرمی کی لپیٹ میں، درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا

لو اور حبس سے متعدد افراد بے ہوش، عوام کا لوڈشیڈنگ ختم اور امدادی اقدامات کا مطالبہ

اوستہ محمد (بی پی آئی) اوستہ محمد سمیت پورا نصیر آباد ڈویژن شدید گرمی اور حبس کی لپیٹ میں آ گیا، جہاں درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچنے سے معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہو گئے۔ سورج کی تپش اور گرم ہواؤں کے باعث متعدد افراد بے ہوش ہو گئے، جنہیں مقامی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں فارغ کر دیا گیا۔ شدید گرمی کے باعث بازاروں، کاروباری مراکز اور سڑکوں پر غیر معمولی سناٹا دیکھنے میں آیا، جبکہ شہری گھروں تک محدود ہو کر رہ گئے۔ دوسری جانب دیہاڑی دار مزدور طبقہ شدید متاثر ہوا، کیونکہ شدید موسم کے باعث روزگار کے مواقع بھی محدود ہو گئے۔ شہر میں ٹھنڈے مشروبات، برف اور دیگر اشیائے ضرورت کی طلب میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا۔ عوامی حلقوں نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ شدید گرمی کے پیش نظر دیہاڑی دار اور مستحق خاندانوں کے لیے فوری امدادی پیکج اور راشن کی فراہمی یقینی بنائی جائے، جبکہ گرم ترین علاقوں میں بجلی کی طویل لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کر کے شہریوں کو ریلیف فراہم کیا جائے۔

زیارت میں اغوا شدہ پولیس اہلکاروں کی شہادت کی شدید مذمت

کوئٹہ (بی پی آئی) ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی (ایچ ڈی پی) کے مرکزی بیان میں زیارت سانحہ کے دوران اغوا کیے گئے پولیس اہلکاروں کو شہید کیے جانے کے واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت قرار دیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ مسلح حملہ آوروں نے بربریت کا مظاہرہ کرتے ہوئے متعدد پولیس اہلکاروں کو شہید اور دیگر کو اغوا کیا، جنہیں بعد ازاں قتل کر کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چیلنج

زرغون روڈ پر ایک شخص مور فروخت کر رہا ہے

اوتھل، سینئر سبجیکٹ ایڈیپٹو ریسرچ فارم میں مبینہ بے ضابطگیاں

100 ایکڑ سے زائد اراضی غیر آباد ہونے کا انکشاف

چیف انجینئر کینال ڈیرہ مراد جمالی کا دورہ

بلوچستان میں امن وامان کی موجودہ صورتحال تشویشناک ہے

سندھ: حادثے کے شکار فرد کا معاوضہ 20 ہزار سے بڑھا کر 7 لاکھ روپے کر دیا گیا

صحبت پور شدید گرمی، غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ اور بجلی کی ٹرپنگ سے عوام پریشان

پانی اور گیس کی قلت سے شہریوں کی مشکلات میں بھی اضافہ، عوام کا فوری ریلیف کا مطالبہ

... کیا ہے کہ بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ اور ٹرپنگ کا فوری خاتمہ، پانی اور گیس کی بلاتعطل فراہمی یقینی بنائی جائے۔۔۔۔۔ کے دوران بجلی کی طویل بندش اور بار بار ٹرپنگ نے صورتحال کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ نہ پینے کا مناسب پانی دستیاب ہے، نہ گیس کی فراہمی

زرعی پانی کی عدم فراہمی پر نصیر آباد ڈویژن کے کاشتکاروں کا قومی شاہراہ پر دھرنا

فصلیں تباہ، کسان پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں، وزیر اعلیٰ بلوچستان سے ہنگامی اقدامات کا مطالبہ

اوستہ محمد (بی پی آئی) نصیر آباد ڈویژن میں زرعی پانی کی عدم فراہمی کے خلاف کاشتکاروں اور پاکستان سنی تحریک کے سینکڑوں کارکنوں نے قومی شاہراہ پر دھرنا دے کر احتجاج کیا اور محکمہ آبپاشی (اریگیشن) کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ احتجاج کے موقع پر پاکستان سنی تحریک کے مرکزی رہنما خان محمد جتک اور نصیر آباد ڈویژن کے سرپرست اعلیٰ وڈیرہ میر محمد جتک نے یو این اے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ ماضی میں پانی کے مسئلے پر مسلسل احتجاج کرتے اور عوام سے وعدے کرتے تھے، اقتدار میں آنے کے بعد انہوں نے مکمل خاموشی اختیار کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسان آج بھی زرعی پانی کی ایک ایک بوند کے لیے پریشان ہیں، جبکہ حکومت اس مسئلے کے حل میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ نصیر آباد ڈویژن میں زرعی پانی کی شدید قلت کے باعث فصلیں تباہ ہو رہی ہیں، کسان معاشی بحران کا شکار ہیں اور بعض علاقوں میں انسانوں کے ساتھ ساتھ مویشی بھی پانی کی قلت سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام ان وعدوں اور دعوؤں کا حساب ضرور لیں گے اور مستقبل میں اپنے ووٹ کی طاقت سے فیصلہ کریں گے۔ رہنماؤں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے مطالبہ کیا کہ نصیر آباد ڈویژن میں زرعی پانی کی فراہمی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں، تاکہ کسانوں کی فصلیں مزید تباہ ہونے سے بچ سکیں اور علاقے میں پیدا ہونے والے بحران پر قابو پایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سنی تحریک کسانوں کے حقوق کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی اور عوام کو تنہا نہیں چھوڑے گی۔

☆☆☆☆☆☆

سبی آفریدی کا نام بطور اصلاح کار

ژوب کے علاقے سے لاپتہ ہونے والی 9 سالہ بچی کو پولیس نے بازیاب کرا لیا

دہشتگردی کو اتحاد و اتفاق سے ہی شکست دی جا سکتی ہے، سید امان شاہ

مظفرگڑھ میں ہیلمٹ نہ پہننے پر شہری کے 2 لاکھ 10 ہزار روپے کے 105 چالان ہو گئے

مظفر گڑھ (بی پی آئی) مظفر گڑھ میں ہیلمٹ نہ پہننے پر شہری کے 2 لاکھ 10 ہزار روپے کے 105 چالان ہو گئے۔

بدامنی نے بلوچستان کو معاشی طور پر تباہ کر دیا ہے، حبیب اللہ بادیزئی

دوسرے صوبوں کے سیاحوں، تاجروں اور سرمایہ کاروں نے بلوچستان کا رخ کرنا چھوڑ دیا، صدر ٹرانسپورٹرز

کوئٹہ (بی پی آئی) آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے صدر اور معروف ٹرانسپورٹر حاجی حبیب اللہ خان بادیزئی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں مسلسل بدامنی اور غیر یقینی صورتحال نے صوبے کی معیشت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ صحافیوں کے ایک گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امن وامان کی خراب صورتحال کے باعث نہ صرف کاروباری سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں بلکہ دوسرے صوبوں سے سیاحوں، تاجروں اور سرمایہ کاروں نے بھی بلوچستان، بالخصوص کوئٹہ، کا رخ کرنا تقریباً چھوڑ دیا ہے، جس کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ سمیت متعدد شعبے شدید مالی بحران سے دوچار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب بلوچستان کے مختلف شہروں کے درمیان مسافروں کی بھرمار ہوتی تھی، مگر آج صورتحال یہ ہے کہ ایک پوری کوچ میں بمشکل دس مسافر بھی نہیں ہوتے۔ مسافروں کی تعداد میں مسلسل کمی کے باعث ٹرانسپورٹرز اپنے روزمرہ اخراجات، گاڑیوں کی دیکھ بھال، عملے کی تنخواہیں اور دیگر مالی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر ہیں۔۔

بھوربن، چیئرپرسن بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد کی WFP، یونیسیف (UNICEF) اور عالمی ادارہ صحت (WHO) کے نمائندوں کے ہمراہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام، ڈبلیو ایف پی، یونیسیف اور ڈبلیو ایچ او کے درمیان بینظیر نشوونما پروگرام (BNP 0.3) میں مزید تین سال کی توسیع کے لیے مفاہمت کی یادداشت (MoU) پر دستخط کی تقریب میں شریک ہیں

اوستہ محمد، جامعہ امدادیہ کے طلبہ پر بارودی مواد کا دھماکہ انسانیت کے ماتھے پر کلنک ہے، جے یو آئی

کوئٹہ اور بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال مخدوش، حکومت زبانی دعوؤں کے بجائے سیکیورٹی مؤثر بنائے، صوفی خاوند بخش

گنداخہ (بی پی آئی) جمعیت علمائے اسلام ضلع اوستہ محمد کے امیر صوفی خاوند بخش جنرل کونسلر میر نعیم خان عمرانی و دیگر کابینہ اراکین نے جامعہ امدادیہ سریاب روڈ کے کمسن طلبہ پر بارودی مواد کے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے نہایت افسوسناک سفاکانہ اور انسانیت سوز واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے معصوم طلبہ کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ معصوم اور بے گناہ طلبہ کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے کھلے دشمن ہیں جنہوں نے اپنی درندگی سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہیں نہ دین کا احترام ہے نہ انسانیت کا اور نہ ہی بچوں کی جانوں کا کوئی احساس۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان بالخصوص کوئٹہ مسلسل بدامنی، دہشت گردی اور خونریزی کی لپیٹ میں ہے۔ عوام، تاجر، طلبہ، علماء اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے شہری عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ شہر میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے شہریوں کو شدید خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا ہے۔ لوگ عملاً قاتلوں، دہشت گردوں، غنڈہ عناصر اور راہزنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اولین ذمہ داری شہریوں کے جان و مال کا تحفظ اور امن وامان کا قیام ہے مگر افسوس کہ عملی اقدامات کے بجائے محض بلند و بانگ دعوؤں اور نمائشی بیانات سے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جبکہ زمینی حقائق اس کے برعکس ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

کوہلو، کلی عالیانی اور کلی حاجی پیر محمد زرکون کی واٹر سپلائی مشین کی مرمت مکمل، پانی کی فراہمی بحال

کوہلو (بی پی آئی) بلوچستان کے ضلع کوہلو میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ایکسین حاجی نیاز احمد بلوچ کی خصوصی ہدایت پر ایس ڈی او غلام باری کی نگرانی اور انتھک کاوشوں سے کلی عالیانی اور کلی حاجی پیر محمد زرکون کی واٹر سپلائی مشین کی مرمت مکمل کر کے پینے کے پانی کی فراہمی بحال کر دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق واٹر سپلائی مشین میں فنی خرابی کے باعث کلی عالیانی اور کلی حاجی پیر محمد زرکون کے مکین کئی روز سے پینے کے پانی کی قلت کا سامنا کر رہے تھے۔ عوامی شکایات کا نوٹس لیتے ہوئے ایکسین پبلک ہیلتھ انجینئرنگ حاجی نیاز احمد بلوچ کی خصوصی ہدایت پر ایس ڈی او غلام باری نے فوری کارروائی کرتے ہوئے عملے کے ہمراہ مشین کی مرمت کرائی، جس کے بعد دونوں علاقوں میں پانی کی فراہمی دوبارہ بحال کر دی گئی۔

کوئٹہ، جامعہ امدادیہ کے کمسن طلبہ پر دھماکہ سفاکانہ اور انسانیت سوز عمل ہے، جے یو آئی

شہر دہشت گردوں اور راہزنوں کے رحم و کرم پر ہے، حکومت بیانات کے بجائے عملی اقدامات کرے، مولانا عبدالرحمٰن

کوئٹہ (بی پی آئی) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، حاجی بشیر احمد کاکڑ، مولانا محب اللہ، مولانا حفیظ اللہ، سیکرٹری مالیات حاجی صالح محمد، مفتی رضا خان، حاجی ظفر اللہ کاکڑ، میر سرفراز شاہوانی، میر حشمت لہڑی، سیٹھ اجمل بازئی، سالار مولوی علی جان، مولانا سید سعد اللہ آغا اور مولوی نقیب اللہ ملاخیل نے جامعہ امدادیہ سریاب روڈ کے کمسن طلبہ پر بارودی مواد کے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے نہایت افسوسناک سفاکانہ اور انسانیت سوز واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے معصوم طلبہ کی شہادت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ معصوم اور بے گناہ طلبہ کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے کھلے دشمن ہیں جنہوں نے اپنی درندگی سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہیں نہ دین کا احترام ہے نہ انسانیت کا اور نہ ہی بچوں کی جانوں کا کوئی احساس نہیں۔

معصوم طلبہ کو نشانہ بنانا سفاکانہ عمل ہے، مولانا ارشد الدین شاہ

بھاگ (بی پی آئی) جمعیت علمائے اسلام ضلع کچھی کے امیر مولانا سید ارشد الدین شاہ نے جامعہ امدادیہ کے سامنے ہونے والے افسوسناک دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ معصوم طلبہ کو نشانہ بنانا انتہائی سفاکانہ، انسانیت سوز اور ناقابل برداشت عمل ہے۔ اس المناک سانحے میں قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع پوری قوم کے لیے انتہائی دکھ اور افسوس کا باعث ہے۔ انہوں نے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل دے اور زخمیوں کو جلد از جلد مکمل صحت عطا فرمائے۔ مولانا سید ارشد الدین شاہ نے مطالبہ کیا کہ صوبائی حکومت اور متعلقہ ادارے عوام کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے سنجیدہ اقدامات کریں۔

زیارت میں لاپتہ پولیس اہلکاروں کی بازیابی کے لیے لواحقین کا ڈی سی آفس کے سامنے دھرنا جاری

اہل خانہ کا فوری بازیابی کا مطالبہ، لاپتہ اہلکاروں کی خیریت سے آگاہ کرنے کی اپیل

زیارت (بی پی آئی) ضلع زیارت میں حالیہ دہشت گرد حملے کے بعد لاپتہ ہونے والے پولیس اہلکاروں کی بازیابی کے لیے ان کے اہل خانہ کی جانب سے ڈپٹی کمشنر آفس کے سامنے احتجاجی دھرنا جاری ہے۔ دھرنے میں شریک مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ لاپتہ پولیس اہلکاروں کو فوری طور پر بازیاب کر کے منظر عام پر لایا جائے اور ان کے اہل خانہ کو ان کی خیریت سے متعلق آگاہ کیا جائے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ان کے پیارے کئی روز سے لاپتہ ہیں، جس کے باعث خاندان شدید ذہنی اذیت، بے چینی اور اضطراب کا شکار ہیں۔ شرکائے دھرنا نے حکومت، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ لاپتہ اہلکاروں کی تلاش کے لیے مؤثر اور تیز رفتار اقدامات کیے جائیں اور جلد از جلد ان کی محفوظ بازیابی کو یقینی بنایا جائے۔ واضح رہے کہ ضلع زیارت کے علاقے کچھ مانگی میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے دوران متعدد پولیس اہلکار لاپتہ ہو گئے تھے۔۔

خضدار میں لاپتہ افراد کی بازیابی کے مطالبے پر آر سی ڈی شاہراہ بلاک، ٹریفک معطل

قادری ہوٹل کے مقام پر احتجاجی دھرنا، کراچی، کوئٹہ اور دیگر شہروں کے درمیان آمدورفت متاثر ہو گئی

خضدار (بی پی آئی) خضدار میں لاپتہ افراد کی بازیابی کے مطالبے پر اہل خانہ اور مقامی افراد نے احتجاج کرتے ہوئے آر سی ڈی شاہراہ کو قادری ہوٹل کے مقام پر ہر قسم کی ٹریفک کے لیے بند کر دیا، جس کے باعث کراچی، کوئٹہ اور دیگر شہروں کے درمیان آمدورفت معطل ہو گئی۔ احتجاج کے باعث شاہراہ کے دونوں اطراف مسافر کوچز، مال بردار ٹرکوں اور دیگر گاڑیوں کی طویل قطاریں لگ گئیں، جبکہ سینکڑوں مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ ان کے لاپتہ پیاروں کی بازیابی کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات نہیں کیے جا رہے، جس کے باعث وہ احتجاج پر مجبور ہوئے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب تک لاپتہ افراد کی بازیابی کے حوالے سے عملی پیش رفت نہیں ہوتی، احتجاج اور دھرنا جاری رکھا جائے گا۔ احتجاج کے باعث قومی شاہراہ پر ٹریفک کی روانی مکمل طور پر متاثر ہے، جبکہ ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ حکام صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور مظاہرین سے مذاکرات کی کوششیں جاری ہیں۔

جامعہ دارالعلوم ضیاء القرآن، رحیمی ٹاؤن سپنی روڈ کوئٹہ کے 31 جولائی کو 25 سالہ سالانہ جلسہ دستار فضیلت کی تیاری کے سلسلے میں اساتذہ کے اجلاس کی صدارت مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی کر رہے ہیں

جمعیت نظریاتی کے مرکزی امیر مولانا عبدالقادر لونی کوئٹہ پھاٹک کوئٹہ پر زیارت پولیس شہداء کے دھرنے سے خطاب کر رہے ہیں

کوئٹہ میٹروپولیٹن کرپشن اور لوٹ مار کا گڑھ بن چکا، شہر گندگی اور آوارہ کتوں کے رحم وکرم پر ہے، رحیم کاکڑ

تحقیقات کی جائیں تو ہزاروں حرام خوروں کا منہ کالا ہو گا، تحریک انصاف عوام کے ساتھ کھڑی ہے، سابق میئر

کوئٹہ (بی پی آئی) تحریک انصاف کے رکن و سابق میئر کوئٹہ رحیم کاکڑ، جمیل بوستان ایڈووکیٹ میر ایس ایڈووکیٹ احمد شاہ ایڈووکیٹ عبداللہ ایڈووکیٹ ڈاکٹر منصور ڈاکٹر خوشحال ڈاکٹر رستم سردار احمد سردار بہلول خان نے کوئٹہ میٹروپولیٹن کی تباہی بربادی پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے ایک بہترین عوام کو ریلیف دینے والا ضروری سروس کا ادارہ صرف آج کرپشن لوٹ مار فراڈ ترقیاتی فنڈز کو بیچ فراڈ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے صفائی جو کہ پورا شہر گندگی سے بھرا اور نالیاں بھری پڑی ہے گھر کا کچرا 500 فی گھر صفا کوئٹہ کا فراڈ ادارہ وصول کر رہا ہے شہر بھر کے اسٹریٹ لائٹ بند ہو چکے ہیں پورے کوئٹہ شہر کی گلیاں روڈ آوارہ کتوں سے بھرے ہوئے ہیں بچوں اور لوگوں کو کاٹ رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کوئی قانون نہیں ہوٹلوں کا نظام فوڈ اتھارٹی کے حوالے ہے لوکل گورنمنٹ صرف ابھی کرپشن کرنے کا نام ہے اگر آج نیب اینٹی کرپشن ایف آئی اے کے ایمانداری سے تحقیقات کریں تو ہزاروں حرام خوروں کا منہ کالا ہو جائے گا اللہ ان کو تباہ و برباد کریں۔۔

کرک، تمام ڈیموں پر دفعہ 144 نافذ، تفریحی سرگرمیوں پر 30 روز کیلئے پابندی عائد

کرک (بی پی آئی) ضلع کرک کے تمام ڈیموں پر دفعہ 144 نافذ کرتے ہوئے تفریحی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق کشتی رانی، مچھلی پکڑنے اور دیگر تفریحی سرگرمیوں پر 30 دن کے لیے پابندی نافذ رہے گی۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق حالیہ غیر معمولی بارشوں کے باعث ڈیموں میں پانی کی سطح

صحبت پور میں کئی روز سے پانی کی فراہمی معطل، شہری بوند بوند کو ترس گئے

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے خلاف عوامی حلقوں کا احتجاج، وزیر اعلیٰ بلوچستان سے فوری نوٹس کا مطالبہ

صحبت پور (بی پی آئی) صحبت پور شہر میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے کئی روز سے پانی کی فراہمی معطل ہونے کے باعث شہری شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ شدید گرمی کے موسم میں پانی کی عدم دستیابی نے روزمرہ زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے اور شہری پینے کے صاف پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔ عوامی اور سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ پانی کی فراہمی کا نظام مکمل طور پر متاثر ہو چکا ہے، جبکہ پانی کی صفائی اور فراہمی کے لیے مختص فنڈز کے مؤثر استعمال پر بھی سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ شہریوں نے متعلقہ حکام کی کارکردگی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوری اقدامات کا

اسکردو جانے والی نجی ایئر لائن کی پرواز سے پرندہ ٹکرا گیا، انجن کو شدید نقصان

اسکردو (بی پی آئی) اسکردو کے لیے روانہ ہونے والی نجی ایئر لائن کی پرواز ٹیک آف کے دوران پرندے سے ٹکرا گئی۔ ایئر لائن کے ترجمان کے مطابق پرواز پی کے 455 میں 170 مسافر سوار تھے، پرندہ ٹیک آف کے دوران طیارے سے ٹکرایا، جس کے نتیجے میں ایئر بس 320 کے انجن نمبر 2 کو شدید نقصان پہنچا۔

صحبت پور میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی ادائیگیوں میں مبینہ کٹوتیوں پر خواتین کا احتجاج

شدید گرمی میں پینے کے پانی اور سایہ نہ ہونے کی شکایات، انتظامیہ سے نوٹس لینے کا مطالبہ

صحبت پور (بی پی آئی) ضلع صحبت پور اور اس کی مختلف تحصیلوں میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کی ادائیگیوں کے دوران مستحق خواتین نے مبینہ کٹوتیوں اور بنیادی سہولیات کی عدم فراہمی پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ متاثرہ خواتین کے مطابق صحبت پور، پنہور، سنہڑی، مانجھی پور، سعید خان، حیدر آباد، فرید آباد اور جیا خان کھوسو سمیت مختلف علاقوں میں ادائیگی مراکز پر بعض ڈیوائس ہولڈرز کی جانب سے فی خاتون مبینہ طور پر 2 ہزار سے 2 ہزار 500 روپے تک کی کٹوتی کی جا رہی ہے۔۔

بیلا، بلدیاتی انتخابات کے لیے لسبیلہ میں پیپلز پارٹی کی عوامی رابطہ مہم تیز

ثابت قدم جیالوں کی قربانیاں قابل ستائش ہیں، سچے کارکنوں کے مسائل کا حل اولین ترجیح ہے، حاجی انور رونجھو

بیلا (بی پی آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے ثابت قدم جیالوں کی جرات اور جدوجہد کو سلام پیش کرتے ہیں لسبیلہ کے جیالوں کی قربانیاں قابل ستائش ہیں سچے کارکنوں کی ہمیشہ قدر کی ہے اور آئندہ بھی ان کی قدر کریں گے کارکنوں کے مسائل کا حل ترجیحات میں شامل ہے ان خیالات کا اظہار پاکستان پیپلز پارٹی لسبیلہ کے ضلعی صدر حاجی انور رونجھو لاسی نے خبر رساں ادارے یو این اے سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ پارٹی کے کارکنان پارٹی کا اثاثہ ہیں۔۔

بھارت، 13 سالہ لڑکی سے 5 دن میں 30 افراد کی زیادتی

نئی دہلی (بی پی آئی) بھارت میں انسانی اسمگلنگ اور جنسی زیادتی کے ایک ہولناک واقعے نے راجستھان کے ضلع سری گنگا نگر کو ہلا کر رکھ دیا۔ بھارتی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق راجستھان کے ضلع سری گنگا نگر سے تعلق رکھنے والی 13 سالہ لڑکی کو مقامی رکشہ ڈرائیور نے اغوا کر کے ایک ہوٹل کے مالک کو فروخت کر دیا۔۔

نصیر آباد، جویا برادری کا خواتین اور بچوں کے ہمراہ ڈی آئی جی آفس کے سامنے شدید احتجاجی دھرنا

گمسی برادری کے مسلح ملزمان نے تشدد کر کے 5 بچوں کی ماں کو اغوا کیا، بابا کوٹ پولیس پشت پناہی کر رہی ہے، مظاہرین

نصیر آباد (بی پی آئی) نصیر آباد میں جویا برادری کے درجنوں افراد نے خواتین اور بچوں کے ہمراہ حاملہ خاتون کے مبینہ اغوا کے واقعے کے خلاف ڈی آئی جی آفس کے سامنے شدید احتجاج کرتے ہوئے دھرنا دے دیا ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ گمسی برادری کے مسلح ملزمان نے ان کے گھروں پر دھاوا بولا اور خاتون کے شوہر اور بچوں کو بدترین تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد پانچ بچوں کی ماں، جو کہ حاملہ بھی ہے، کو زبردستی اغوا کر کے فرار ہو گئے۔

اسرائیل کو تباہ کر دو، اسپین کے مشہور فیسٹیول میں فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کا بڑا بینر خصوصی توجہ کا مرکز

پامپلونا (بی پی آئی) اسپین کے شہر پامپلونا میں دنیا کے مشہور سان فرمین فیسٹیول کے آغاز پر ہزاروں افراد نے فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے ایک بہت بڑا بینر لہرایا جو میڈیا کی خصوصی توجہ کا مرکز بن گیا۔

میر عبید گورگیج کی کاوشوں سے پی بی 44 پیپلز پارٹی کا قلعہ بن چکا ہے، میر شیر احمد بنگلزئی

میر عبید اللہ گورگیج کی عوام دوست سیاست سے متاثر ہو کر لوگ جوق در جوق پیپلز پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں

کوئٹہ (بی پی آئی) پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے رہنما میر شیر احمد بنگلزئی نے کہا ہے کہ رکن بلوچستان اسمبلی میر عبید اللہ گورگیج کی شبانہ روز محنت، عوامی خدمت اور مثبت سیاسی کردار کی بدولت حلقہ پی بی 44 پاکستان پیپلز پارٹی کا مضبوط گڑھ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میر عبید اللہ گورگیج نے عوامی مسائل کے حل، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور ہر طبقۂ فکر سے مسلسل رابطہ رکھ کر عوام کے دل جیتے ہیں، جس کے نتیجے میں حلقے میں پیپلز پارٹی کی مقبولیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میر عبید اللہ گورگیج کی کارکردگی اور عوام دوست سیاست سے متاثر ہو کر مختلف سیاسی و سماجی شخصیات، نوجوان، قبائلی عمائدین اور عوام کی بڑی تعداد جوق در جوق پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کر رہی ہے۔ یہ عوام کے اس اعتماد کا واضح ثبوت ہے کہ پیپلز پارٹی ہی وہ جماعت ہے جو عوامی مسائل کے حل، جمہوریت کے استحکام اور صوبے کی ترقی کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔

گوادر: ڈپٹی کمشنر نقیب اللہ کاکڑ ایس ڈی آئی فیز ٹو کے تحت پاکستان پوائنٹ پر زیر تعمیر پارک کے جاری ترقیاتی اور تعمیراتی کاموں کا جائزہ لے رہے ہیں

روزنامہ سپنزر کوئٹہ

چیف ایڈیٹر و پبلشر بلال احمد نے روزنامہ سپنزر کوئٹہ سپنزر پرنٹرز (Pvt Ltd) سے چھپوا کر مکان نمبر 9-13/28 پاکستان لین نزد سپنزر پریس کوارٹر روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

موبائل: 0300-3871085 ای میل: daily.spinzer@gmail.com

حسینیت کا چراغ اور ظلمتِ یزیدیت

محمد محسن اقبال

انسانی تاریخ کا ہر دور ایسے امتحانات سے عبارت رہا ہے جنہوں نے حق اور باطل کے درمیان لکیر کھینچی ہے۔ ان گنت شخصیات میں اگر کوئی ہستی اس امتیاز کو سب سے زیادہ وضاحت، جرات اور دوام کے ساتھ نمایاں کرتی ہے تو وہ نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسینؓ کی ذات گرامی ہے۔ میدان کربلا میں ان کا موقف محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک ایسا ابدی پیغام ہے جو ہر نسل کے ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے۔ آج کا زمانہ، جو ٹیکنالوجی کی برق رفتاری، عالمی کشمکش، اخلاقی ابہام اور بڑھتی ہوئی ناانصافیوں سے عبارت ہے، حضرت امام حسینؓ کی قربانی کو ایک روشن مینارِ نور کی حیثیت عطا کرتا ہے۔ یہ قربانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ حق اور باطل محض آرا کا اختلاف نہیں بلکہ وہ بنیادی حقیقتیں ہیں جن پر مہذب معاشروں کی بنیاد استوار ہوتی ہے۔ حضرت امام حسینؓ کا سامنا ایک ایسے حکمران سے تھا جو جائز اقتدار کے بجائے جبر، خوف اور بدعنوانی کے ذریعے اطاعت چاہتا تھا۔ یزید کی حکومت اسلام کی ان عظیم اخلاقی اقدار — عدل، رحمت، صداقت اور کمزوروں کے تحفظ — کو ملوکیت کے آلے میں تبدیل کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ ایسے میں حضرت امام حسینؓ نے اپنی جان، خاندان اور آسائشوں کی پروا کیے بغیر اصولوں کا راستہ اختیار کیا۔ آپ مدینہ سے اپنے اہل خانہ اور جاں نثار ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوئے، حالانکہ آپ بخوبی جانتے تھے کہ ظاہری اسباب اور مادی قوتیں آپ کے خلاف ہیں۔ کربلا کے تپتے ہوئے میدان میں، جہاں پانی تک بند کر دیا گیا اور چاروں طرف دشمنوں کا سمندر موجزن تھا، آپ اور آپ کے عزیزوں نے حق کا سودا کرنے کے بجائے جانیں قربان کر دیں۔ یہ کوئی بے سوچ بغاوت یا اقتدار کے حصول کی جدوجہد نہ تھی، بلکہ حق کے دفاع اور باطل کے انکار کا ایک شعوری، باوقار اور مقدس فیصلہ تھا۔ قرآن مجید شہدائے حق کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔ (آل عمران: 169)

اس آیت کی روشنی میں شہادت شکست نہیں بلکہ روح کی فتح کا دوسرا نام ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔

یہ ارشاد اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ حضرت امام حسین کی سیرت اور کردار نبوی مشن سے جدا نہیں۔ لہٰذا جو ہاتھ اس چراغ ہدایت کو بجھانے کے لیے اٹھا، اس نے درحقیقت اخلاقی اقدار کی بنیادوں کو نشانہ بنایا۔

کیا مستقبل میں صرف افکار کی جنگیں لڑی جائیں گی؟

گل محمد منگی

جنگ، ان تاجروں کی خواہش ضرور ہے جنھوں نے اسلحہ سازی کا دھندہ اپنا رکھا ہے۔

پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ نئی نسل نے یکے بعد دیگرے پہلے سری لنکا، اس کے بعد نیپال اور پھر بنگلہ دیش میں بغیر قیادت کے انقلاب برپا کیے اور بظاہر مستحکم حکومتوں کو گھٹنے ٹیکنے اور حکمرانوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ حکمرانوں کو یہ بات سمجھ ہی نہیں آئی کہ ان کے ساتھ ہوا کیا ہے؟ خیر آج کا موضوع کچھ اور ہے اور آئیے اسی پر بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔

اسی طرح امریکا وینزویلا میں حملہ کر کے صدر مادورو کو ان کی اہلیہ سمیت اٹھا کر لے گیا، اگر ایسا ہی طرح لیڈروں کو مارنے اور اٹھانے کا سلسلہ جاری و ساری رہا تو کون بے وقوف ہوگا جو اپنے آپ کو قیادت کے لیے پیش کرے گا؟!

اسی طرح امریکا اور اسرائیل نے مل کر ایران پر حملہ کیا۔ جسے آپریشن روورنگ لائین اور آپریشن ایپک فیوری کا نام دیا گیا۔ یہ حملہ انھوں نے فروری کو شروع کیا اور آٹھ اپریل تک جاری رہا جس کے دوران اپنایا گیا۔

ایران نے اسرائیل سمیت قطر، کویت، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات سمیت متعدد ممالک میں امریکی تنصیبات کو نشانہ بنایا جب کہ امریکی حملوں میں ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنائی سمیت متعدد ایرانی لیڈر جاں بحق ہوئے۔ تاہم نہ تو امریکا اور اسرائیل اور نہ ہی ایران نے کوئی خاص پیش قدمی کی۔ یہ جنگیں زمینی حملوں کی صورت میں نہیں لڑی گئیں، جن میں ڈرونز اور میزائلوں کا استعمال کیا گیا۔ امریکا اور اسرائیل نے رجیم چینج کے لیے ایرانی قیادت کو نشانہ بنایا مگر کوئی کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔ پاکستان نے فریقین کے درمیان جنگ بندی کے لیے مذاکرات اور مصالحت کرانے کے لیے اہم کردار ادا کیا اور بالآخر ثالثی کرانے میں کامیاب ہوا۔

شروع شروع میں روس، یوکرین جنگ میں کچھ دنوں کے لیے بری فوج کا استعمال ہوا، تاہم اس کے بعد صرف ڈرونز اور میزائل ٹیکنالوجی استعمال کی جا رہی ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ لڑائی کرنے والے فریقین بھی جانی نقصان سے بچنا چاہتے ہیں اور عوام کے جنگ مخالف ردعمل سے خائف ہیں۔

جانی نقصان سے بچنے کے لیے دشمن ممالک ایک دوسرے کے خلاف جدید حربی حکمت عملی پر زیادہ انحصار کر رہے ہیں، کہ اس کا مظہر ہم سب نے حالیہ جنگوں میں دیکھ ہی لیا ہے۔ تو کیا اب افکار کی جنگوں کا دور ہے؟ ممکن ہے کہ چند برس کے اندر ہی کسی نہ کسی ملک میں روبوٹ آرمی لانچ کی جائے۔ چین نے تو اس کا آغاز بھی کر دیا ہے، کیونکہ جب تک دھرتی پر لکیریں (سرحدیں) موجود ہیں تب تک ان کی حفاظت کی ضرورت بھی پیش آتی رہے گی۔

اگر روبوٹک آرمی بنائی جاتی ہے جو کہ اب ناگزیر ہے تو پھر کیا آنے والی جنگوں میں انسانوں پر مشتمل بری فوج کی افادیت ختم ہو جائے گی؟ ظاہر ہے انسان مشینوں سے لڑنے کی جسارت کس طرح کر سکتا ہے؟ ممکن ہے کہ تھوڑی بہت انسانی فوجوں کی ضرورت ہو تا کہ اس روبوٹ آرمی کو کنٹرول کیا جا سکے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ روبوٹک آرمی کی جگہ کوئی اور ٹیکنالوجی لے لے کیونکہ ایک مشین ایک ہزار فوجیوں کے برابر بھی کام کر سکتی ہے۔ تو کیا مستقبل کی جنگیں انسان کی ایجاد کی گئی مشینیں لڑیں گی؟ کم از کم موجودہ جدید دنیا تو اسی طرف جا رہی ہے۔

ہوائی فوج کے لیے ڈرونز اور میزائل متبادل کے طور پر لانچ ہو چکے ہیں اور بری فوج کی جگہ بھی ٹیکنالوجی لے رہی ہے اور یہ سب کچھ برق رفتاری سے ہو رہا ہے۔

تو کیا مستقبل میں جنگوں کی ضرورت رہے گی؟ کم از کم کوئی ذی شعور انسان تو جنگ نہیں چاہتا۔ جنگ ان تاجروں کی خواہش ضرور ہے جنھوں نے اسلحہ سازی کا دھندہ اپنا رکھا ہے اور حالیہ جنگوں میں انھوں نے خوب کمایا ہے یا پھر ان چند لوگوں کی جن کو حکمرانی اور لیڈری کا شوق ہے، مگر اس کے باوجود وہ دولت جمع کرنے میں ان لوگوں سے اب بھی بہت پیچھے ہیں جو آرٹیفیشل انٹیلی جنس سے دولت کما رہے ہیں، اب تو انٹرنیٹ کے بغیر تجارت کرنا بھی ممکن نہیں رہا۔

بچے انٹرنیٹ گیمز میں محو ہیں اور بڑے بھی فیس بک، یوٹیوب، مذاکروں اور اس طرح کے دیگر انٹرنیٹ پر ہونے والی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں، لہٰذا راقم الحروف اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ اب لوگ جنگوں اور جہالت کے بجائے شعور اور آزادی کی جنگ میں جت چکے ہیں، وہ انٹرنیٹ پر پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتے۔

اس لیے مستقبل افکار کی جنگوں کا ہے، جس میں غربت کے خاتمے، انسان دوستی کو پروان چڑھانے اور خاص طور پر علمی، ادبی، تہذیبی، تمدنی اور ثقافتی ہم آہنگی کی ایک نئی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ جس کے لیے ممتاز مفکر پیٹر کروپوٹکین بہت پہلے کہہ گئی ہیں کہ مقابلہ بازی جنگل کا اور تعاون تہذیب کا قانون ہے مگر پرانی سوچ کے لوگ آج بھی روایتی طور طریقوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور وہ ماضی میں زندہ رہنے کو ترجیح دیتے اور خوش ہوتے ہیں۔

اس کی وجہ بھی سرمایہ دار، جاگیردار اور حکمران طبقات ہیں جو ان جدید خیالات کو روکنے اور غلامی کو برقرار رکھنے پر تو اربوں ڈالر خرچ کر رہے ہیں مگر خود اپنے لیے نئی ٹیکنالوجی سے استفادہ بھی کر رہے ہیں۔ دنیا کو پیچھے دھکیلنے کی ہر کوشش اب تک تو ناکام ہو چکی ہے اور آئندہ بھی یہ کوششیں ناکام ہوتی نظر آ رہی ہیں۔

لوگ اب جنگوں سے تنگ اور عاجز آ چکے ہیں۔ نسلی برتری، لسانی تفاخر اور جدید قومی ریاست جیسے تصورات اب اپنی اہمیت کھو رہے ہیں۔ بڑے بڑے بتوں کی جگہ اب بڑے بڑے ادارے بلکہ ریاستی ستون تک شکست و ریخت کے عمل سے دوچار ہیں اور جو بھی ان کے آگے بند باندھے گا، وہ خود بھی اس میں بہہ جائے گا۔

بلدیاتی نظام کی بازگشت

تسنیم شاہد

قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی تقریر سنی۔ مجھے یوں لگا بلاول بھٹو زرداری سیاسی پختگی کی منزل کے قریب تر پہنچ گئے ہیں۔ ان کی باڈی لینگویج بھی بہتر ہوئی ہے۔ ان کی تقریر کے کئی موضوعات تھے تاہم جس موضوع نے زیادہ متاثر کیا وہ بلدیاتی نظام کے بارے میں ان کی بلند آواز تھی۔ ہم شاید دنیا کا ایک عجوبہ نظام جمہوریت چلا رہے ہیں جس میں بنیادی جمہوریت کے ادارے سرے سے ہی موجود نہیں، بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا ملک اٹھا کر دیکھ لیں وہاں آپ کو بلدیاتی نظام نظر آئے گا۔ امریکہ میں تو یہ نظام اتنا مضبوط ہے کہ نیویارک کا میئر امریکی صدر کو آنکھیں دکھا سکتا ہے۔ اس کے اختیارات میں امریکی کانگریس اور امریکی صدر بھی مداخلت نہیں کر سکتے۔ ایک ہم ہیں کہ صبح و شام جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے مگر دوسری طرف حال یہ ہے کہ برسہا برس تک بلدیاتی نظام کو معطل رکھتے ہیں اس سے کتنی خرابیاں پیدا ہوئی ہیں، کوئی انہیں گننے لگے تو گنتی ختم ہو جائے۔ حالت یہ ہے کہ بلدیاتی نظام کے بغیر گڈ گورننس کا ہر دعویٰ بے کار ثابت ہو رہا ہے۔ بلاول بھٹو زرداری نے بجا طور پر درست کہا ہے کہ چار صوبوں میں سے صرف سندھ میں بلدیاتی نظام رائج ہے۔ پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا اس نظام کے بغیر چل رہے ہیں اور وہاں بنیادی جمہوریت کے اداروں پر افسروں کا قبضہ ہے جو عوام کی نہیں سنتے نہ انہیں عوام کے مسائل حل کرنے سے کوئی دلچسپی ہوتی ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اسلام آباد میں بھی بلدیاتی نظام کام نہیں کر رہا۔ اب اس پر اگر بلاول بھٹو زرداری نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اسلام آباد میں حکومت ایک ایسا منتخب بلدیاتی نظام قائم کرے جس کی تقلید صوبے کریں، مگر ہزاروں خواہشیں ایسی۔ بلاول بھٹو زرداری نے اسمبلی کے فلور پر یہ اعلان بھی کیا کہ گلگت بلتستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوتے ہی تین ماہ میں وہاں بلدیاتی انتخابات کرا دیں گے۔ ان کی اس بات میں بہت وزن ہے کہ صوبائی حکومتیں اختیارات کم ہونے کے ڈر سے بلدیاتی ادارے فعال نہیں کرتیں، کیونکہ جو فنڈز بلدیاتی نظام کے تحت استعمال ہونا چاہئیں وہ خود استعمال کرتی ہیں، بلدیاتی ادارے نہ ہونے کی وجہ سے شہروں کے مسائل بہت بڑھ گئے ہیں، چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے جو پہلے کونسلروں اور ممبران کے ذریعے حل ہو جاتے تھے لوگوں کو سرکاری دفاتر میں دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ بیورو کریسی اختیارات کا مرکز بن گئی ہے اور اس کی وجہ سے جو ارتکاز اختیار پیدا ہوا ہے اس نے نظام کی چولیں ہلا دی ہیں۔ ایک ڈپٹی کمشنر بلدیہ ضلع کونسل کا ایڈمنسٹریٹر بھی ہے۔ اختیارات کو سکیڑ کر جبکہ آبادی بے تحاشہ بڑھ گئی ہو نظام کو کیسے بارآور بنایا جا سکتا ہے۔

پیپلز پارٹی فی الوقت پہلی بڑی جماعت بن گئی ہے جس نے باقاعدہ طور پر بلدیاتی نظام کی بحالی کے لئے آواز اٹھائی ہے حالانکہ یہ کام مسلم لیگ ن کو کرنا چاہیے تھا کیونکہ ماضی میں بلدیاتی نظام کے فروغ کے لئے اس نے موثر اقدامات کئے تھے۔ بلدیاتی نظام اور صوبوں نیز مرکز کے نظام میں کوئی اس طرح کی مطابقت نہیں کہ اگر مرکز یا صوبے میں حکومت کرنے والی جماعت کسی شہر کے بلدیاتی الیکشن میں ہار جاتی ہے تو اسے اس پر عدم اعتماد سمجھا جائے۔ دونوں میں بہت فرق ہے اور دونوں کی کیمسٹری بھی مختلف ہے۔ تو صرف اس خوف سے کہ کہیں بلدیاتی انتخابات میں شکست ہو گئی۔۔ تو صوبے کی حکومت متزلزل ہو جائے گی ایک غیر منطقی بات ہے اگرچہ بلاول بھٹو زرداری کا استدلال یہی ہے کہ مسلم لیگ ن (بلدیاتی) انتخابات میں شکست کے خوف سے انتخابات نہیں کرانا چاہتی۔ چلیں مان لیتے ہیں کہ یہ خوف اگر ہے بھی تو کیا اسے بلدیاتی نظام کی بساط لپیٹنے کا جواز بنایا جا سکتا ہے؟ میرا خیال ہے اس سے بڑی عوام کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی کہ انہیں نچلی سطح پر اپنے نمائندے چننے کا موقع نہ دیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں اس سارے عمل میں الیکشن کمیشن کا کردار بھی بہت متنازعہ رہا ہے۔ وہ ایک آئینی ادارہ ہے اور اسی حیثیت سے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ وقت مقررہ پر بلدیاتی انتخابات کرائے، مگر افسوسناک امر یہ ہے کہ وہ اپنی اتھارٹی کو منوانے کی بجائے صوبائی حکومتوں کی منشا پر انتخابات کو التوا میں رکھے ہوئے۔ کبھی ایک بہانہ اور کبھی دوسرا۔ کبھی حلقہ بندیوں میں تبدیلی کا بہانہ اور کبھی ووٹر لسٹوں کی عدم دستیابی۔ آج عوام کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ ایم این اے اور ایم پی اے دستیاب نہیں ہوتے کیونکہ وہ خود موجودہ افسری نظام کے ہاتھوں بے بس ہو چکے ہیں اور دوسری طرف دفاتر میں کرپشن اور سرخ فیتے نے انہیں زچ کر رکھا ہے۔

مہاجر سے متحدہ یا اس سے آگے

کشور زہرا

1986 کے فرقہ وارانہ فسادات میں شہر کراچی میں خون کی ہولی کھیلی گئی میں اس بات کی وضاحت اپنی ذمے داری سمجھتی ہوں کہ ایم کیو ایم کسی فرد کی جاگیر نہیں ہے، اصل حقیقت یہ ایک فلسفہ ہے، اس قوم کے لیے جو تحفظ کی خاطر اپنی زمین اپنا مکان سب چھوڑ آئے اور آج بھی ہمارا سر فخر سے بلند ہے کہ تمام ہجرت کرنے والے نہ ننگے اور نہ ہی بھوکے آئے تھے۔ بلکہ ہجرت کا جائزہ لیا جائے تو جغرافیائی آمد کی حقیقت یہ ہے کہ پورے ہندوستان سے ہجرت ہوئی جو لوگ آئے، ان میں بڑے کاروباری اور تجربہ کار بھی شامل تھے جس میں شعبہ بینکنگ، شپنگ، ایئر لائنز اور انڈسٹریز کے علاوہ تعلیم یافتہ، ادیب، شعرائے کرام، تہذیب و تمدن والے اور ہنرمند کاریگروں کے علاوہ برصغیر کی نامور شخصیات کو قائد اعظم کی قیادت کی کشش یہاں لے کر آئی۔

لیکن تقسیم کے دوران ہی انگریز کے ہاتھوں پیدا کیے گئے حالات سے نہ صرف مسلم و غیر مسلم افراد کی اموات ہوئیں بلکہ ان کا مال بھی لوٹا گیا، اب اس تناظر کو چند لوگ کہہ بیٹھتے ہیں کہ ہم ننگے بھوکے یہاں آئے۔ نہ ہم ننگے تھے اور نہ ہی بھوکے ہم نے ویرانوں کو جلا دی۔

اب آپ کراچی دیکھ لیجیے کہ ہمارے آنے سے پہلے کتنی آبادی تھی اور کتنا کاروبار تھا۔ یہ علاقہ ترقی سے عاری تھا لیکن ہجرت کر کے آنے والوں نے ہی اسے ملک کا معاشی حب بنایا ہے۔ ایم کیو ایم کی نمائندگی بے شک متوسط طبقہ کر رہا ہے لیکن ہجرت کر کے آنے والے تمام مہاجر اس موقف پر قائم ہیں کہ متوسط طبقے کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔

پاکستان میں چار قسم کے لوگ ہجرت کر کے پہنچے مال دار پیشہ ور تاجر، تعلیم یافتہ طبقہ، متوسط طبقے کے لوگوں کے علاوہ کم آمدنی والے بھی آئے اور حکومت کے سرکاری ملازمین جو برٹش حکومت کے زیر انتظام کام کر رہے تھے جن میں اعلیٰ بیوروکریٹ سے لے کر نچلے درجے کے اہلکار سب شامل تھے ہندوستان کی ساحلی پٹی سے لے کر ریگستانوں، میدانوں، کھلیانوں اور باغوں کو چھوڑ کر بلکہ وسیع محلات، حویلیاں اور پختہ گھر بھی چھوڑ کر آئے اور اس خطے کو آباد کیا جہاں نہ تو صنعت تھی، نہ تجارت تھی آج پورے ملک سے عوام اس شہر کراچی میں روزگار کے سلسلے میں کیوں آتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کو مہاجروں نے آباد کیا جہاں تعلیم، معیشت اور علاج کے مرکز موجود ہیں، آج یہاں کے رہنے والے پورے ملک سے آنے والوں کو اس شہر کی سڑکوں پر مفت کھانا تقسیم کرتے ہیں بغیر پیسے علاج ہوتا ہے۔

اب میں کالم کے ابتدائی الفاظ کی مزید وضاحت کی جانب آتی ہوں ایم کیو ایم کے حوالے سے اس کے ابتدائی وجود کا تقابلی جائزہ دوسری جماعتوں سے کیا جائے تو یہ عہدوں کی تقسیم، موروثی قیادت یا کسی فرد کی خواہش کے تابع ہونے کے لیے نہیں بلکہ حقوق کی جدو جہد اور کوٹہ سسٹم کے خاتمے کے لیے بنائی گئی تھی۔

سندھ کے شہری علاقوں میں دہائیوں سے بے چینی تھی اور آج بھی اسی طرح سے موجود ہے جیسے پہلے مارشل لا میں تھی یعنی ایوب خان کے دور میں ہمارے ہی شہروں میں آکر مہاجروں کی املاک کو نذر آتش کیا گیا اور قتل و غارت گری کی گئی جس میں لیاقت آباد، ناظم آباد، گولیمار، برنس روڈ وغیرہ کے علاقے شامل تھے، تاہم اس سب کے باوجود یہ بستیاں نہ صرف ہمارا فخر ہیں جب کہ یہ خالص مہاجر آبادیاں تھیں۔

لہٰذا ہم اور مضبوط ہوئے اور اپنی پہچان جو صرف پاکستان تھی لیکن ان حالات نے ہماری دوسری پہچان جو مہاجر تھی اس نے اپنا سر اٹھایا جو آج بھی قائم ہے اور یہ پہچان اور نام ہمارا فخر بھی ہے، ناانصافیوں کی شکل اب بھی ہے جیسے کہ سرکاری ملازمتوں کی کمی، ہماری آبادیوں میں بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کو روکنا، راستوں کو دشوار گزار بنائے رکھنا، ٹریفک سسٹم کے نام پر بھاری چالانوں کا اجرا، دوسرے شہروں کے افراد کو جعلی ڈومیسائل جاری کرنا، شہریوں کا پانی شہریوں کو فروخت کرنا، ناجائز تجاوزات لگوانا جیسے دیگر عوامل شامل ہیں۔

یاد رہے کہ سندھ کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں ہجرت کر کے آنے والے مہاجروں کی آبادیاں موجود ہیں یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ کراچی سے شروع ہونے والی تحریکیں، وفاقی حکومتوں کی تبدیلی کا سبب بن جاتیں اور ریکارڈ پر موجود ہے کہ جو الزامات ہمارے اوپر لگائے جاتے تو حکومتوں کو ختم کرنے والے خود اپنے بیانیے میں اس کا ذکر ضرور کرتے کہ سندھ کے شہری علاقوں کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے۔

1986 کے فرقہ وارانہ فسادات میں شہر کراچی میں خون کی ہولی کھیلی گئی تب مہاجر نوجوانوں نے گھروں سے نکل کر گلی محلوں، مساجد، امام بارگاہوں اور بازاروں میں جا کر یہ بات بتائی کہ یہ لڑائی ہماری نہیں بلکہ ہم پر مسلط کی جا رہی ہے اور اس یکجہتی کے پیغام کو ہر طبقہ فکر کے لوگوں تک پہنچایا اس وقت شہید عظیم احمد طارق موجود تھے۔ اس جدو جہد کی وجہ سے 30 نومبر 1987 کو مہاجروں نے بلدیاتی الیکشن میں بھرپور کامیابی حاصل کی اور اپنی قوت کو منوایا۔

میں نے اپنی زندگی کے پرائم ٹائم سے اس تحریک میں حصہ لیا مرکزی قیادت کے ہر فرد سے براہ راست گفتگو کرنا، مسائل کے تدارک کا حل نکالنا، عوام اور کارکن کی بات کو سمجھنا اور تحریک کے کام کو آگے بڑھانا اور جو ذمے داری ہمیں دی جاتی انتہائی جاں فشانی سے اس کی تکمیل کرنا ہم سب کی بنیادی ذمے داری ہوتی کہ جہاں تک ممکن ہو سکے عوام اور کارکن کو سہولت مہیا ہو سکے۔ یہ صرف میں ہی نہیں بلکہ ہم سب کی سوچ یہ ہی ہوتی تھی جو کام دیا جائے وہ ہو جائے اور ہم عوام اور پارٹی کے سامنے سرخرو ہیں جس کسی کو پارٹی کی جانب سے علاقائی ذمے داری دی جاتی تو اس کی نیند اڑ جاتی یعنی جس کے ذمے کام آتا تو اس کی پہلی کوشش ہوتی کہ کل واپس ہو جائے تو اچھا ہوگا کیونکہ ہم کام کے آگے وقت اور رکاوٹ کو نہیں دیکھتے تھے۔

یہی وجہ تھی کہ جب بھی مقامی حکومت میں ہمیں موقع ملا تو سندھ کے شہری علاقے ترقی کی جانب رواں ہوئے سڑکیں، گلیاں، پل، انڈر پاس اور پارک تعمیر کیے گئے، پانی کی نئی لائن سمندر سے گزار دی، کچرے کے انبار ختم کیے، تفریح کے مواقع فراہم کیے، کراچی کے لیے پانی کا اضافہ کیا، عوام کے لیے ایئر کنڈیشن ٹرانسپورٹ کا قیام عمل میں لایا گیا، کراچی کے لیے ایک ماسٹر پلان بنایا۔

یاد رہے کہ کراچی میں نئے ماسٹر پلان میں ایک ایئرپورٹ کی پلاننگ بھی رکھی گئی تھی تا کہ کراچی کی ترقی کو مزید آگے بڑھنے کے مواقع پیدا ہوں اس کے علاوہ بھی منصوبے تھے جس میں ایک منصوبہ کراچی کے نکاسی آب کے پانی کو صاف کر کے سمندر میں شامل کرنا بھی تھا اس کے علاوہ پورے شہر کا نیا انفرا اسٹرکچر بنانا جہاں صنعتوں کے قیام کے لیے جگہ مہیا کرنا اور رہائش والے علاقوں کو ان سے براہ راست ملانا۔ جب کہ صنعتی ایریا کو پورٹ اور ہائی ویز سے منسلک کرنا شامل تھا ان تمام باتوں کو بتانا اس وجہ سے ضروری ہے کہ ایم کیو ایم کو جب بھی مقامی بلدیاتی حکومتوں میں شامل ہونے کا موقع ملا تو ایک تاریخ رقم کی ہمارے دور کی دستاویزات کی گواہی سپریم کورٹ کے فیصلے میں لکھی ہوئی ہے جو اس وقت کی مقامی حکومت نے بنائی تھی اس سے بڑا کوئی ثبوت نہیں۔

میرا استدلال یہ ہے کہ چھیننے اور مانگنے کے فرق کو سمجھنا ضروری ہے چھیننا غنڈا گردی ہے جب کہ اپنا حق مانگنا ہر اعتبار سے جائز اور اصولی ہے جو شرافت کی نشانی ہے لہٰذا ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے آنے سے پہلے یہاں کیا تھا؟

سوا سمندر کے۔ ان تمام حالات و واقعات کے ہوتے ہوئے ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہونا ضروری ہے وہ یہ کہ قومی یکجہتی کا فروغ ملکی استحکام کے لیے انفرادی و اجتماعی کوشش اور معاشی ترقی کے منصوبوں کو اولیت دینا تا کہ عوام کو مہنگائی کے دورانیے سے نکالنے کی راہ ہموار ہو سکے سستی اشیا کا حصول عوام کو زندگی میں چین دے گا، میں اپنی بات کو ابتدائی گفتگو سے منسلک کرتے ہوئے یہ بتانا چاہتی ہوں کہ نہ تو ہم سمندر میں کودیں گے نہ پلٹ کر سوائے اللہ کے پاس جانے

خوابوں کا مسافر

خالد محمود رسول

یہ سب تحریریں اردو صحافت کی شاندار ادبی اور فکری روایت کا تسلسل ہیں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے اس دور نے کمیونیکیشن، علم، شعور اور باہم انسانی تعلقات کو گویا نئے سرے سے لکھنا شروع کر رکھا ہے۔ زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے یا قیامت برپا کر رہا ہے، یہ آنے والا وقت طے کرے گا۔

انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور اب اے آئی نے روایتی صحافت، الیکٹرانک میڈیا اور ان کے ناظرین اور قارئین کی توقعات اور عادات کو بھی بدل کر رکھ دیا ہے۔ تاہم تبدیلی کا غلغلہ دیکھنے کے بعد ماہرین سوچ میں ہیں کہ معلومات کا سمندر تو ٹھاٹھیں مار رہا ہے لیکن علم اور دانش کے موتی ڈھونڈنا مشکل تر ہو گیا ہے۔

رائے زنی کا ہمہ وقت جوش تو عروج پر ہے لیکن رائے قائم کرنے کے لیے تحمل، مطالعہ، تدبر اور تفکر کا کشٹ کاٹنے کو خال ہی کوئی تیار ہے۔ یہ سب باتیں ہمیں اردو صحافت میں کالمز کی بطور رائے سازی کے بدلتے رجحانات دیکھ کر یاد آ رہی ہیں۔

معروف صحافی، وسیع ذاتی لائبریری کے حامل، وسیع المطالعہ اور پختہ عمری میں کالم نگاری میں قدم رکھنے والے دلاور چوہدری کے کالمز اور ان کی حالیہ کتاب خواب لیے پھرتا ہوں نے سوچ کے اس زاویے کو دستک دی ہے۔ ہمارے ہاں کالم نگاری کئی دہائیوں کے دوران روزمرہ سیاست پر تبصرے کے ساتھ ساتھ ایک فکری اور ادبی روایت رہی۔ اس روایت کے معمار وہ لوگ تھے جن کا قلم کے ساتھ ساتھ کتاب سے رشتہ تھا۔ اردو صحافت کی خوش نصیبی تھی کہ اسے عبدالمجید سالک، چراغ حسن حسرت، حاجی لق لق، غلام رسول مہر، شورش کاشمیری، حمید اختر، رئیس امروہوی، ابن انشا اور دوسرے ایسے اہلِ قلم میسر آئے جنھوں نے صحافت میں کالم نگاری کو ایک منفرد معیار اور شناخت دی۔ عبدالمجید سالک نے شائستہ نثر کو صحافت کا وقار بخشا، چراغ حسن حسرت نے طنز کو تہذیب عطا کی، حاجی لق لق نے مزاح کو سیاسی شعور کا پیرایہ بنایا، غلام رسول مہر نے تاریخ کی روشنی میں حال کو سمجھایا، شورش کاشمیری نے جذبے اور استدلال کو یکجا کیا، حمید اختر نے ادبی وقار کو فکری سنجیدگی سے ہم آہنگ رکھا، جب کہ رئیس امروہوی اور ابن انشا نے ثابت کیا کہ کالم صرف رائے کا اظہار نہیں، ادب کی بھی ایک معتبر صورت ہو سکتا ہے۔ ہر ایک کا اپنا اسلوب تھا، اپنی ترجیحات تھیں، مگر ایک وصف سب میں مشترک تھا؛ مطالعے کی گہرائی۔ ان کی اصل قوت محض شستہ زبان یا برجستہ جملہ نہیں تھا۔ وہ تاریخ، ادب، شاعری اور تہذیبی حافظے سے اپنے مقدمے کو مضبوط بناتے تھے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کے بے شمار کالم اپنے وقتی موضوعات سے بہت آگے نکل کر آج بھی تازہ محسوس ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ہمارے عہد میں سنجیدہ اہل قلم موجود نہیں۔ یقیناً موجود ہیں، مگر ایسے لکھنے والے اب نسبتاً کم دکھائی دیتے ہیں جن کی تحریروں میں مطالعے کی ریاضت، کتابوں کی رفاقت اور علمی نقد و نظر ایک ساتھ محسوس ہو۔

شاید اسی لیے جب ایک معاصر کالم نگار کی تحریروں میں کتاب، تاریخ، فلسفہ، تہذیب اور سیاست ایک دوسرے سے ہم کلام دیکھا تو اسے محض انفرادی خوبی ہی نہیں بلکہ اردو کالم نگاری کی اسی علمی روایت کے تسلسل کے طور پر دیکھا۔

دلاور چوہدری کی تحریریں اور ان کا مجموعہ کالم خواب لیے پھرتا ہوں اسی سبب نہ صرف ہماری توجہ کا سبب بنا بلکہ کالم نگاری کے کئی درخشاں نام ہمارے ذہن میں تازہ ہو گئے۔ انھوں نے اردو کالم نگاری کی اسی درخشاں روایت کو اپنے انداز اور عصر حاضر کی روح سے جوڑتے ہوئے اسے علم، ادب اور تہذیبی شعور کا معتبر حوالہ بنایا۔

دلاور چوہدری کون ہیں؟ جو ان سے شناسا نہیں، ان کی اپنی زبانی ان کا تعارف کچھ یوں ہے۔ 20 برس کی عمر میں کان پر قلم رکھ کر خارزار صحافت میں اترا تھا۔ صحافت میرا پیشہ ہے تو کتاب عشق۔ ایک روزگار کی صورت میں جسم و جاں کو توانا رکھنے کا ذریعہ تو دوسرا روح کی تازگی کا سامان ہے۔

میں نے جو لکھا ہے وہ محض کالم نہیں جاگتی آنکھوں سے میرے خواب ہیں۔ میرے کالموں میں اتنی کتابوں کا تعارف موجود ہے جو ایک جگہ سما جائیں تو مناسب حجم کی لائبریری کا روپ دھار سکتی ہیں۔ متعدد ایسی بھی ہیں جو پاکستان میں دستیاب نہیں۔

یہ سب تحریریں اردو صحافت کی شاندار ادبی اور فکری روایت کا تسلسل ہیں۔ چند اقتباسات نمونے کے طور پر پیش خدمت ہیں۔ مسلمانوں کی علمی ترقی اور زوال کا سفر۔۔ ..اموی اور عباسی ادوار میں ہی کتنی کتابیں لکھی گئیں اور کتنی تحقیق کی گئی اس کا اندازہ دسویں صدی کے مسلمان مفکر ابن ندیم کی کئی جلدوں پر مشتمل کتاب الفہرست سے بڑی آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔

خوش قسمتی سے اس کتاب کا ایک اردو ترجمہ ابھی تک دستیاب ہے اور خود میرے پاس بھی ہے۔ یہ بہت ضخیم کتاب ہے، اسے پڑھ کر ایسی بہت سی کتب کا بھی سراغ مل جاتا ہے جو گردش زمانہ سے کہیں گم ہو چکی ہیں اور اب ڈھونڈے سے بھی سراغ نہیں ملتا۔ مسلم معاشروں کی کوکھ سے جابر حیان، ابن الہیثم، الکندی، فارابی اور ابن سینا جیسے موتی ایسے ہی برآمد نہیں ہو گئے تھے بلکہ انھیں تراشنے میں صدیوں کی علمی محنت لگی تھی۔

امریکی مفکر برنارڈ لیوس نے اپنی کتاب "What went wrong" میں اس صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلمانوں خصوصاً عثمانیوں کے زوال کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ تبدیل ہوتی دنیا کا درست اندازہ نہ لگا سکے اور بے سروپا خیالات کے گرویدہ ہو گئے۔ عروج کا ایک ہی نمایاں پہلو ہوتا ہے اور وہ ترقی ہے جب کہ زوال کئی چہروں کے ساتھ حملہ آور ہوتا ہے۔ معاشرتی انتشار، بے چینی اوڑھنا بچھونا بن جاتے ہیں، اندرونی سیاسی چپقلش باقی سب معاملات کو مات دے دیتی ہے۔ میرٹ، انصاف اور معاشرتی توازن کی بات کرنے والے ترستے رہ جاتے ہیں جب کہ مفاد پرست اور جہالت کے سرخیل نہ صرف دندناتے پھرتے ہیں بلکہ ریاستی فیصلہ سازیوں میں اہم کردار حاصل کر لیتے ہیں۔ ایسا ہی عثمانی سلطنت کے ساتھ ہوا۔

آخری دور میں تو یہ ہر بڑی مغربی طاقت کو رعایتیں دینے والی ایک بے بس سلطنت بن گئی۔ عراقی دانشور علی راوی نے اپنی کتاب " The Crisis of Islamic Civilization " میں بام عروج کی داستانیں اور زوال کے نوحے بیان کیے ہیں اور بتایا ہے کہ کس طرح سائنس اور ٹیکنالوجی اور دیگر علوم برداشت، میرٹ اور باہم مشاورت سے دور ہوتے مسلمانوں کی عظمت کے نشانوں سے سرک کر محض داستان گو بن کر رہ گئے۔

اور آخر میں کوزے میں بند دریا کا بیان پڑھئے، یہ فیصلہ ملکوں، ریاستوں اور معاشروں کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ انھوں نے علم و آگہی کی ڈور پکڑ کر ترقی کی سیڑھیاں چڑھنا ہے یا پھر ٹھوس دانشورانہ خیالات اور علمیت کی قبر کھود کر تھکاوٹ سے نڈھال ہو کر خواب غفلت کے مزے لوٹنا ہے۔ غفلت میں ڈوبی قومیں یقیناً اپنا روشن مستقبل اپنے ہاتھوں سے کھو رہی ہوتی ہیں، اس کے باوجود وہ کسی اور کو قصوروار ٹھہرائیں تو یہ ان کی مرضی!

DAILY SPINZER Quetta 3 روزنامہ سپنزر کوئٹہ
بروز جمعہ 10 جولائی 2026ء

اطلاع عام وخاص

ہر گاہ بذریعہ اشتہار مشتہر ہے کہ میں محمد ناصر ولد محمد یعقوب سکنہ سٹوریٹ روڈ نزد صدیق مسجد یہ کہ دو دکانات نمبر 5/5/79/81 نام 786 ہوٹل رائے شاہ وشاہ روڈ جو کہ محکمہ اوقاف کی ملکیت ہے اور رواداری میرے والد مرحوم محمد یعقوب نے حاصل کی تھی اور وارثان مشترکہ طور پر کاروبار کر رہے ہیں۔ مذکورہ دوکانات کے نام پر میرے بھائی محمد آصف لین دین کر رہا ہے کیونکہ مذکورہ بالا دوکانات وارثان کا مشترکہ ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ دوکانات کے بابت میری محمد آصف سے لین دین کرنے والا اپنے نفع ونقصان کا خود ذمہ دار ہوگا اور ہم وارثان قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں

المشتہر: محمد ناصر ولد محمد یعقوب

بقیہ 1

(امریکہ نے آبنائے ہرمز میں تین تجارتی جہازوں کو نشانہ بنائے جانے کے بعد چند گھنٹے بعد ایران پر حملوں کا نیا سلسلہ شروع کردیا، امریکی فوج کی مرکزی کمان (سینٹ کام) نے کہا ہے کہ ایران کے خلاف حملوں کے نئے سلسلے میں 80 سے زیادہ اہداف کو نشانہ بنایا گیا اس کے جواب میں ایران کے پاسداران انقلاب کہا کہ انھوں نے خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات کے 85 اہداف کو نشانہ بنایا ہے جبکہ امریکی ایم کیو9- ڈرون کو مار گرانے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ عالمی میڈیا رپورٹس کے مطابق سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ میں سینٹ کام نے کہا کہ یہ کارروائی آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تجارتی جہازوں پر ایران کے حالیہ حملوں کے جواب میں کی گئی۔ سینٹ کام کے مطابق امریکی فورسز نے ایران کے فضائی دفاعی نظام، کمانڈ اینڈ کنٹرول نیٹ ورکس، ساحلی ریڈار تنصیبات، بحری جہازوں کو نشانہ بنانے والے میزائل نظام اور آبنائے ہرمز اور اس کے اطراف میں موجود پاسداران انقلاب کی 60 سے زیادہ چھوٹی کشتیوں کو نشانہ بنایا۔ بیان میں سینٹ کام کا کہنا ہے کہ ان کارروائیوں کا مقصد بین الاقوامی تجارتی گزرگاہ سے ہونے والی تجارت پر حملے جاری رکھنے کی ایران کی صلاحیت کو کمزور کرنا تھا۔ سینٹ کام کے مطابق ایران نے حال ہی میں آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تین تجارتی جہازوں پر حملے کیے، جن میں مارشل آئی لینڈز کا پرچم بردار ایم ٹی الرقایات، سعودی عرب کا پرچم بردار ایم ٹی دویان اور لائبیریا کا پرچم بردار ایم ٹی سائپرس پراسپیرٹی شامل ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ ایرانی فورسز کی یہ بلا اشتعال جارحیت جنگ بندی کی واضح اور خطرناک خلاف ورزی ہے اور یہ بحری نقل وحرکت کی آزادی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ سینٹ کام نے کہا کہ اگر معاہدے کی پاسداری نہ کی گئی یا اس پر عمل درآمد میں ناکامی ہوئی تو امریکی فورسز ایران کو جواب دہ ٹھہرانے کے لیے تعینات اور تیار ہیں۔ ادھر ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق حالیہ حملے جزیرہ قشم، بندر عباس اور سیریک پر ہوئے ہیں، جس کے نتیجے میں لوگ زخمی ہوئے تاہم کسی ہلاکت کی اطلاع نہیں ملی۔ ایران کے نائب وزیر خارجہ نے امریکی حملوں کو دونوں ممالک کے درمیان گذشتہ ماہ طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزی قرار دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ تہران فیصلہ کن اقدامات کرے گا۔ قبل ازیں برطانوی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز آرگنائزیشن (یو کے ایم ٹی او) نے کہا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران آبنائے ہرمز کے قریب تین بحری جہازوں پر حملے کیے گئے۔ تنظیم کے مطابق ایک ٹینکر نے اطلاع دی کہ آبنائے ہرمز سے نکلتے وقت اسے نشانہ بنایا گیا، لیکن وہ اپنی اگلی بندرگاہ تک جانے میں کامیاب رہا، جبکہ ایک اور ٹینکر نے اطلاع دی کہ نشانہ بنائے جانے کے بعد اسے معمولی نقصان پہنچا۔ اسی طرح ایک تیسرا آئل بردار جہاز عمان کے جزیرہ نما مسندم سے تقریباً 6 بحری میل کے فاصلے پر ایک نامعلوم شے کے حملے کی زد میں آیا۔ نشانہ بنائے گئے دو جہازوں کا تعلق قطر اور سعودی عرب سے تھا اور انھوں نے اس حملے کا ذمہ دار ایران کو قرار دیا۔ قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان ماجد الانصاری کے مطابق آئل ٹینکر الرقایات پر حملے کی تمام تر ذمہ داری ایران پر ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ میں کہا کہ قطر نے ایران سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر تمام ایسے اقدامات بند کرے جو علاقائی سلامتی کو کمزور کرتے ہیں اور محدود مفادات کے حصول کے لیے عالمی توانائی کی رسد اور خطے کے ممالک کے وسائل کو خطرے میں ڈالنے سے گریز کرے۔ سوشل میڈیا پر ایک علیحدہ پوسٹ میں سعودی عرب کی وزارت خارجہ نے کہا کہ ایران نے سعودی ٹینکر دویان کو آبنائے ہرمز عبور کرتے وقت نشانہ بنایا۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے آبنائے ہرمز میں قطر سے منسلک ایک جہاز پر حملے کے قطری الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں حیران کن قرار دیا ہے اور قطر کے الزامات کو حسن ہمسائیگی کے اصول کے منافی قرار دیا۔ ٹیلی گرام پر جاری ایک بیان میں انھوں نے مزید کہا کہ جو تجارتی بحری جہاز ایران کے ساتھ طے شدہ راستوں کے بجائے دوسرے راستے استعمال کرتے ہیں یا اپنی نقل وحرکت کی نگرانی کے نظام میں ردوبدل کرتے ہیں، انھیں تصادم کا خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اور اس سے آبنائے ہرمز میں محفوظ آمد ورفت یقینی بنانے کی ایران کی کوششیں متاثر ہوتی ہیں۔ امریکہ نے ٹینکروں پر حملوں کو مکمل طور پر ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس کے نتائج ہوں گے۔ اس سے قبل قطر نے ایران کے نائب سفیر کو طلب کر کے آبنائے ہرمز کے قریب ایک قطری ایل این جی ٹینکر کو مبینہ طور پر نشانہ بنانے کے واقعے پر باضابطہ احتجاجی مراسلہ ان کے حوالے کیا تھا۔ دوسری جانب ایران کے پاسداران انقلاب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ انھوں نے خطے میں موجود امریکی فوجی تنصیبات کے 85 اہداف کو نشانہ بنایا۔ بدھ کو جاری پاسداران انقلاب کے بیان کے مطابق امریکی فوجی تنصیبات پر کیے گئے حملے اس کا ابتدائی جواب ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ سابق ایرانی رہبر اعلیٰ کی تدفین میں عوام کی غیر معمولی شرکت کے بعد امریکہ نے ایک بار پھر جنگ بندی اور اسلام آباد معاہدے کی خلاف ورزی کی اور بدھ کی علی الصبح ہرمزگان اور ماہشہر کے ساحلی علاقوں میں بعض فوجی اڈوں اور غیر فوجی مراکز پر فضائی حملے کیے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اس جارحیت کے ابتدائی جواب میں، پاسداران انقلاب کی بحری اور فضائی افواج نے مشترکہ میزائل اور ڈرون کارروائیوں کے ذریعے بحرین میں امریکی بحریہ کے پانچویں بحری بیڑے کے مرکز، پورٹ سلمان اور کویت میں علی السالم فضائی اڈے سمیت 85 اہم امریکی فوجی تنصیبات کو تباہ کر دیا۔ ایران کے پاسداران انقلاب نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے امریکی ایم کیو9- ڈرون کو مار گرایا ہے۔ تسنیم نیوز کے مطابق پاسداران کے ترجمان حسین محبی نے کہا کہ ڈرون کو ایران کے صوبے بوشہر کے شہر خورموج کے اوپر نشانہ بنایا گیا۔ اس سے قبل کویتی فوج کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ فضائی دفاع کا نظام اس وقت دشمن کے میزائل اور ڈرون حملوں کا سامنا کر رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری کویتی فوج کے بیان میں کہا گیا: اگر دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں تو یہ فضائی دفاعی نظام کے دشمن کے حملوں کو روکنے کے باعث ہوں گی۔ کویتی فوج نے شہریوں اور ملک میں مقیم افراد سے کہا ہے کہ وہ متعلقہ اداروں کی جانب سے جاری کردہ سکیورٹی اور حفاظتی ہدایات پر عمل کریں۔ بحرین میں فضائی حملے کے خطرے کے پیش نظر سائرن بج اٹھے۔ بحرین کی وزارت دفاع کے مطابق شہریوں کو محفوظ مقامات پر رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بندر عباس پر حملوں کی ویڈیو سوشل میڈیا پر شیئر کردی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر امریکی صدر نے جنوبی ایران کے شہر بندر عباس میں ہونے والے امریکی حملوں اور دھماکوں کی ویڈیو فوٹیج شیئر کی ہے۔ ویڈیو میں بندر عباس میں مختلف مقامات پر دھماکوں اور فضائی حملوں کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔ دریں اثنا نیٹو چیف جنرل مارک روٹے کا کہنا ہے کہ ایران پر نئے امریکی حملے بہت ضروری تھے۔ نیٹو کے سیکریٹری جنرل مارک رٹ نے ایران پر امریکی حملوں کی حمایت کرتے ہوئے انھیں انتہائی ضروری قرار دیا ہے۔ انھوں نے یہ بیان بدھ کو انقرہ میں نیٹو سربراہی اجلاس کے موقع پر دیا۔ صحافیوں سے گفتگو میں مارک رٹ نے کہا کہ میرے خیال میں یہ اقدام انتہائی ضروری تھا، کیونکہ جب جنگ بندی نافذ ہو اور ایران اس کی خلاف ورزی کرے، جیسا کہ ہم نے گذشتہ روز تجارتی جہازوں پر حملوں کی صورت میں دیکھا، تو یہ بہت اہم ہو جاتا ہے کہ امریکہ فیصلہ کن ردعمل دے۔

بقیہ 2

آباد روانہ ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم جمعرات کی دوپہر کوئٹہ پہنچے، جہاں انہوں نے کوئٹہ کینٹ میں منعقدہ ایپکس کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس کے بعد وہ براہ راست اسلام آباد روانہ ہوگئے۔ اس دوران وہ وزیراعلیٰ ہاؤس یا گورنر ہاؤس نہیں گئے۔ دوسری جانب کوئٹہ میں شہدائے ہنہ اوڑک کے لواحقین کا احتجاجی دھرنا پانچویں روز بھی جاری رہا، جبکہ شہدائے زیارت کے لواحقین نے بھی اپنے مطالبات کے حق میں دھرنا دے رکھا ہے۔ مظاہرین کے مطابق دونوں دھرنوں میں مجموعی طور پر 21 شہدا کی میتیں موجود تھیں۔ مظاہرین کا موقف ہے کہ وہ صوبائی حکومت کے بجائے وزیراعظم یا چیف آف آرمی اسٹاف سے مذاکرات کے خواہاں ہیں۔ تاہم وزیراعظم کے دورِ کوئٹہ کے دوران ان سے کوئی باضابطہ ملاقات یا مذاکرات نہیں ہوئے اور وہ اجلاس کے بعد واپس روانہ ہوگئے۔ نوٹ: دھرنے کے شرکا کے مطالبات اور موقف ان کی جانب سے پیش کیے گئے ہیں، جبکہ وزیراعظم آفس یا متعلقہ حکام کی جانب سے اس حوالے سے کوئی باضابطہ وضاحت جاری نہیں کی گئی۔

بقیہ 3

اداروں کے ملازمین، طلبہ، مریضوں اور عام شہریوں کو اپنی منزل تک پہنچنے میں دشواری پیش آئی۔ متعدد مقامات پر ٹریفک جام کے باعث شہریوں کو طویل انتظار کرنا پڑا، جبکہ بعض مریض اور ان کے تیماردار اسپتالوں تک پیدل جانے پر مجبور ہوگئے۔ شہریوں نے شکایت کی کہ اہم شاہراہوں کی بندش سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہوئے اور روزمرہ امور کی انجام دہی میں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب سکیورٹی ذرائع کے مطابق وزیراعظم کے دورِ کوئٹہ کے پیش نظر عوام کے جان و مال کے تحفظ اور فول پروف سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں، جبکہ متعلقہ ادارے سکیورٹی پلان پر مکمل عملدرآمد کر رہے ہیں۔

بقیہ 4

ہی کوئی حق موجود نہیں، آرٹیکل 12 کے تحت سندھ طاس معاہدہ مکمل طور پر نافذ العمل ہے، پاکستانی نمائندہ نے کہا کہ بھارت اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کیلئے سیاسی بیانات دے رہا ہے، بھارت عالمی قوانین کی خلاف ورزی اور ٹارگٹ کلنگ میں ملوث ہے، پانی کو ہتھیار بنانا کروڑوں انسانوں کے خلاف دہشتگردی ہے، بھارت پاکستان کو دریاؤں کے قانونی حصے سے محروم نہیں کرسکتا۔

بقیہ 5

سیاسی وعسکری قیادت مکمل یکسوئی کیساتھ دہشتگردی کے خاتمے کیلئے پرعزم ہے، آخری فسادی دہشتگرد کے خاتمے تک جنگ جاری رہے گی، حکومت تمام دستیاب وسائل بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان کو امن، ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرے گی، دشمن پاکستان کی سفارتی کامیابیوں اور گزشتہ برس معرکہ حق میں حاصل ہونے والی کامیابیوں سے خائف ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کو کوئٹہ میں صوبائی ایپکس کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں چیف آف آرمی سٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، وفاقی وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ، وفاقی وزیر اقتصادی امور احد خان چیمہ، وزیراعظم کے مشیر برائے سیاسی امور رانا ثنا اللہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے سربراہان نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ گزشتہ چار روز کے دوران بلوچستان میں انتہائی افسوسناک دہشت گردی کے واقعات پیش آئے، جن میں پولیس اہلکار، سکیورٹی فورسز کے جوان اور بے گناہ شہری شہید ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ سکیورٹی فورسز نے موثر کارروائیاں کرتے ہوئے 54 دہشت گردوں کو جہنم واصل کیا، دہشت گردی کے خلاف جنگ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک آخری فسادی دہشتگرد کا خاتمہ نہیں ہوجاتا۔ شہباز شریف نے کہا کہ افواج پاکستان، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور پوری قوم نے دہشت گردی کے خلاف بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ قوم اپنی بہادر افواج اور سکیورٹی اداروں کے ساتھ کھڑی ہے اور یقین رکھتی ہے کہ ان قربانیوں کے نتیجے میں دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دہشت گردی کے اس فتنے میں پاکستان کے مشرقی ہمسایہ ملک کا بھرپور کردار ہے، جو دہشت گردوں کو اسلحہ، مالی معاونت اور دیگر سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کی سرزمین استعمال کرتے ہوئے دہشت گرد خیبرپختونخوا اور بلوچستان میں حملے کرتے ہیں، تاہم ریاست ان عناصر کے مذموم عزائم کو ہر صورت ناکام بنائے گی۔ وزیراعظم نے کہا کہ ملک کی سیاسی وعسکری قیادت مکمل یکسوئی کیساتھ دہشتگردی کے خاتمے کیلئے پرعزم ہیں، دشمن پاکستان کی سفارتی کامیابیوں اور گزشتہ برس معرکہ حق میں حاصل ہونے والی کامیابیوں سے خائف ہے، اسی لیے وہ مختلف ذرائع سے ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، لیکن پاکستان کی سیاسی وعسکری قیادت متحد ہے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اپنے عزم پر قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان، حکومت بلوچستان اور افواج پاکستان دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائیں گے تاکہ ملک کو امن، استحکام اور ترقی کا گہوارہ بنایا جا سکے۔ وزیراعظم نے دہشت گردی کے واقعات میں شہید ہونے والوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ شہدا کے درجات بلند اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور زخمیوں کو جلد صحت یاب کرے۔ انہوں نے کہا کہ شہدا کی قربانیاں ہرگز رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ یہی قربانیاں پاکستان میں پائیدار امن کی بنیاد بنیں گی۔

بقیہ 6

شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کر کے شہدا کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ نماز جنازہ میں صوبائی وزیر خوراک وچیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد دومڑ، ڈپٹی کمشنر زیارت عبدالقدوس اچکزئی، ڈی آئی جی سی ٹی ڈی پرویز عمرانی، بلوچستان پولیس اور سول انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، قبائلی مشران، سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات سمیت شہریوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس موقع پر بلوچستان پولیس کے چاق وچوبند دستے نے شہدا کو سرکاری اعزاز کے ساتھ سلامی پیش کی، جبکہ نماز جنازہ کے بعد تینوں شہدا کے جسد خاکی ان کے آبائی علاقوں کی جانب روانہ کیے گئے، جہاں انہیں مکمل سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ شرکا نے دہشت گردی کے اس افسوسناک واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ شہدا نے عوام کے جان و مال کے تحفظ اور قیام امن کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جن کی قربانیاں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اس موقع پر شہدا کے درجات کی بلندی، مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی خصوصی دعائیں بھی کی گئیں، جبکہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور صوبے میں پائیدار امن کے قیام کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔

بقیہ 7

ہوئے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے۔ اپنے بیان میں بابر یوسفزئی نے کہا کہ امن دشمن عناصر اپنے مذموم عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ میر شفیق الرحمان مینگل نے بہادری، جرات اور ثابت قدمی کے ساتھ دہشت گردوں کا مقابلہ کیا، جو قومی عزم اور حوصلے کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی ہدایت پر دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف فوری اور موثر کارروائیاں جاری ہیں، جبکہ حملے میں ملوث عناصر کو گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ بابر یوسفزئی نے کہا کہ بلوچستان کے عوام، قبائلی عمائدین، سیاسی قیادت اور سکیورٹی ادارے دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں اور امن دشمن عناصر کے تمام مذموم عزائم ہر قیمت پر ناکام بنائے جائیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حکومت بلوچستان صوبے میں امن وامان کے قیام اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے ہر ممکن اقدامات جاری رکھے گی۔

بقیہ 8

کوئٹہ منتقل کیا گیا، جہاں ضروری قانونی کارروائیاں مکمل کی گئیں۔ بعد ازاں شہید کی میت کو تابوت میں رکھ کر اہل خانہ اور اہل علاقہ احتجاجاً کوئلہ پھاٹک لے آئے، جہاں سانحہ زیارت کے دیگر شہدا کے لواحقین اپنے مطالبات کے حق میں دھرنا دے رہے تھے۔ لواحقین کا دعویٰ ہے کہ احتجاج ختم ہونے کے بعد جب وہ شہید کی میت کو آبائی علاقے زیارت منتقل کرنا چاہتے تھے تو حکومت بلوچستان یا محکمہ صحت کی جانب سے انہیں مزید کوئی سرکاری ایمبولینس فراہم نہیں کی گئی، نہ ہی متعلقہ حکام نے ان سے رابطہ کیا یا منتقلی کے لیے کسی قسم کی معاونت فراہم کی۔ اہل خانہ کے مطابق سرکاری سہولت نہ ملنے پر انہوں نے اپنی مدد آپ کے تحت اہل علاقہ سے چندہ جمع کیا اور تقریباً 30 ہزار روپے کرائے پر ایک گاڑی حاصل کر کے شہید اکبر شیرانی کی میت کو زیارت منتقل کیا، جہاں انہیں سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ شہید کے عزیز واقارب نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جو اہلکار وطن، عوام اور ریاست کے تحفظ کے لیے اپنی جان قربان کرتا ہے، اس کی آخری رسومات اور میت کی منتقلی کے لیے ریاست کی جانب سے مکمل تعاون فراہم کیا جانا چاہیے۔ ان کے بقول اگر ایک شہید پولیس اہلکار کے اہل خانہ کو بھی اس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے تو یہ نہایت افسوسناک صورتحال ہے۔ اہل علاقہ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اگر ان دعوؤں میں حقیقت پائی جاتی ہے تو معاملے کی شفاف تحقیقات کی جائیں، ذمہ داروں کا تعین کیا جائے اور آئندہ کسی بھی شہید کے خاندان کو ایسی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ دوسری جانب سانحہ زیارت کے شہدا کے لواحقین اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج جاری رکھے ہوئے ہیں اور حکومت سے انصاف، موثر کارروائی اور شہدا کے خاندانوں کے لیے فوری امدادی اقدامات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

بقیہ 9

حفاظتی اقدامات مزید سخت کیے جا رہے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ تازہ اطلاعات کے مطابق کسی بھی وقت مچھ کلمی میں حالات کشیدہ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے، جس کے باعث مقامی سطح پر سکیورٹی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس حوالے سے متعلقہ حکام کی جانب سے تاحال کوئی باضابطہ تصدیق یا تفصیلی بیان جاری نہیں کیا گیا۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ضلع مچھ کلمی دہشت گرد حملوں کی زد میں آ چکا ہے، جہاں حملہ آوروں نے سابق گورنر بلوچستان نواب ذوالفقار علی مگسی کی جانب سے تعمیر کرائے گئے گورنر ہاؤس کو نشانہ بنا کر آگ لگا دی تھی، جبکہ اس حملے کے دوران بعض پولیس اہلکاروں کے اغوا کیے جانے کی اطلاعات بھی سامنے آئی تھیں، جس کے بعد علاقے میں بڑے پیمانے پر سکیورٹی آپریشن اور حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے۔ ذرائع کے مطابق موجودہ صورتحال کے پیش نظر سابق گورنر بلوچستان اور قبائلی رہنما نواب ذوالفقار علی مگسی قبیلے کے افراد کو ہر وقت چوکس رہنے، احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور اپنی حفاظت یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ ناخوشگوار صورتحال سے بروقت نمٹا جا سکے۔ دوسری جانب سکیورٹی ادارے بھی صورتحال پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں اور کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لیے گشت میں اضافے، حساس مقامات کی نگرانی اور دیگر حفاظتی انتظامات کو مزید موثر بنایا جا رہا ہے۔ علاقے کے عوام نے حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ شہریوں کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے، امن وامان برقرار رکھنے اور کسی بھی ممکنہ حملے کی روک تھام کے لیے فوری اور موثر اقدامات کیے جائیں تاکہ عوام میں پائی جانے والی بے چینی کا خاتمہ ہو سکے۔

بقیہ 10

مطابق مستعفی ہونے والے اہلکاروں نے اپنے استعفے متعلقہ افسران کو جمع کرا دیے ہیں، تاہم ان استعفوں کی وجوہات تاحال سامنے نہیں آ سکیں۔ پولیس یا ضلعی انتظامیہ کی جانب سے اس حوالے سے کوئی باضابطہ بیان یا تصدیق جاری نہیں کی گئی، جبکہ یہ بھی واضح نہیں کہ استعفے منظور کیے گئے ہیں یا نہیں۔ واضح رہے کہ اجتماعی استعفوں کی یہ اطلاعات ذرائع کے حوالے سے سامنے آئی ہیں، جن کی سرکاری سطح پر تاحال تصدیق یا تردید نہیں کی گئی۔

بقیہ 11

سے روانہ ہونے والی 39 ڈاؤن ٹرین اپنی مقررہ منزل کے لیے روانہ نہیں ہوگی، جبکہ پشاور سے کوئٹہ آنے والی ٹرین کو بھی جیکب آباد تک محدود کر دیا گیا ہے۔ ریلوے ذرائع کے مطابق موجودہ سکیورٹی صورتحال کے پیش نظر ٹرین آپریشن جاری رکھنے کے لیے متعلقہ سکیورٹی اداروں کی کلیئرنس درکار تھی، تاہم منظوری نہ ملنے کے باعث احتیاطی اقدام کے طور پر ٹرین سروس معطل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ مسافروں کی جان و مال کا تحفظ پاکستان ریلوے کی اولین ترجیح ہے، اسی لیے سکیورٹی اداروں کی ہدایات کی روشنی میں یہ اقدام اٹھایا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ کوئٹہ سے روانہ ہونے والی 39 ڈاؤن ٹرین آج اپنی منزل کی جانب روانہ نہیں ہوگی، جبکہ پشاور سے آنے والی ٹرین کو کوئٹہ پہنچنے کے بجائے جیکب آباد اسٹیشن پر روک کر وہیں سے واپس روانہ کیے جانے کا امکان ہے۔ اس حوالے سے حتمی فیصلہ سکیورٹی صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد کیا جائے گا۔ ٹرین سروس کی عارضی معطلی کے باعث کوئٹہ، سبی، مچھ، بولان، جیکب آباد اور دیگر شہروں کے درمیان سفر کرنے والے مسافروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ متعدد مسافر، جنہوں نے پہلے سے اپنے سفری منصوبہ بندی کر رکھی تھی، انہیں سفر مؤخر کرنے یا متبادل ذرائع آمد ورفت اختیار کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ پاکستان ریلوے نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ روانگی سے قبل متعلقہ ریلوے اسٹیشن یا ہیلپ لائن سے اپنی ٹرین کی تازہ ترین صورتحال ضرور معلوم کریں تاکہ کسی بھی قسم کی پریشانی سے بچا جا سکے۔ ریلوے ذرائع کے مطابق ٹرین آپریشن کی بحالی کا فیصلہ متعلقہ سکیورٹی اداروں کی کلیئرنس کے بعد کیا جائے گا اور جیسے ہی حالات معمول پر آئیں گے اور سکیورٹی منظوری مل جائے گی، کوئٹہ سے ٹرین سروس دوبارہ بحال کر دی جائے گی۔

بقیہ 12

اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو مزید مستحکم بنانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ پاک چین وزرائے داخلہ نے داخلی سلامتی کے امور پر اشتراک بڑھانے پر اتفاق کیا، بارڈر مینجمنٹ، غیر قانونی امیگریشن اور انسداد منشیات کے حوالے سے باہمی معاونت کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کا کہنا تھا کہ دہشت گردوں کی فنڈنگ کو ہر سطح پر روکنے کی ضرورت ہے۔ دہشت گردوں کی پشت پناہی اور فنڈنگ میں ملوث ممالک کے خلاف مل کر کام کرنا ہوگا۔ چین کے ساتھ سکیورٹی تعاون کو مزید آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں چینی شہریوں کی حفاظت کیلئے سپیشل پروٹیکشن یونٹ پولیس فورس قائم کی ہے۔ دوطرفہ تعلقات کے فروغ کے لیے دونوں ممالک کے شہریوں کے درمیان عوامی روابط بہت اہم ہیں۔ اس ضمن میں ویزا رجیم میں آسانی ضروری ہے۔ چینی وزیر مملکت داخلہ کا کہنا تھا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انسداد دہشت گردی کے لیے ہمیں مل کر کام کرنا چاہیے۔ ویزہ اور امیگریشن کے حوالے سے ایشوز کا جائزہ لیا جائے گا

بقیہ 13

الرحمان مینگل پر ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امن دشمن عناصر اپنے مذموم مقاصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اپنے بیان میں وزیر داخلہ نے کہا کہ بلوچستان کے عوام، قبائل اور سکیورٹی ادارے دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں اور دشمن قوتوں کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے دہشت گردوں کے خلاف بھرپور کارروائیاں کر رہے ہیں اور خضدار واقعے میں ملوث عناصر کی گرفتاری کے لیے سرچ آپریشن جاری ہے۔ میر ضیا اللہ لانگو نے کہا کہ حکومت بلوچستان صوبے میں امن وامان کی صورتحال کو ہر قیمت پر برقرار رکھنے کے لیے پرعزم ہے اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پوری قوم متحد ہے اور سکیورٹی فورسز کی قربانیاں ہرگز رائیگاں نہیں جائیں گی۔ دہشت گرد عناصر اور ان کے سہولت کاروں کو قانون کے کٹہرے میں لا کر انصاف کے تقاضے ہر صورت پورے کیے جائیں گے۔

بقیہ 14

عقبوں کے اندر گرفتار کر لیا۔ پولیس کی اس کامیاب کارروائی پر عوامی حلقوں نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پولیس کی کارکردگی کو سراہا ہے۔ پولیس کے مطابق ایس پی اوستہ محمد حافظ معاذ الرحمٰن کی ہدایات پر ڈی ایس پی سرکل اوستہ محمد داد کھوسہ کی نگرانی میں ایس ایچ او تھانہ سٹی اوستہ محمد ندیم احمد بہرانی اور انچارج 15 مددگار فورس کرم حسین بہرنی نے مشترکہ چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے گزشتہ روز پیش آنے والے قتل کے مقدمے میں نامزد مرکزی ملزم اسرار ولد ولی محمد، قوم جانچو بلیدی، سکنہ گاں علی محمد جانچو بلیدی، گڑھی خیرو (سندھ) کو گرفتار کر لیا۔ پولیس حکام کے مطابق گرفتار ملزم قتل کے مقدمے میں مرکزی ملزم نامزد تھا، جسے جدید حکمت عملی اور فوری کارروائی کے ذریعے گرفتار کیا گیا۔ ملزم کو حراست میں لے کر مزید قانونی کارروائی اور تفتیش کا آغاز کر دیا گیا ہے تاکہ مقدمے کے دیگر پہلوؤں کو بھی سامنے لایا جا سکے۔ ڈسٹرکٹ پولیس اوستہ محمد نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بلا امتیاز کارروائیاں جاری رکھی جائیں گی اور قانون کی عملداری کو ہر صورت یقینی بنایا جائے گا تاکہ عوام کے جان ومال کا تحفظ ممکن بنایا جا سکے۔

بقیہ 15

پیش آیا جب نامعلوم مسلح افراد ایک رہائشی گھر میں داخل ہوئے اور اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجے میں علاالدین ولد محمد یونس (قوم لوگی) موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے، جبکہ ایک اور شخص شدید زخمی ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی مقامی افراد اور امدادی ٹیموں نے جاں بحق اور زخمی شخص کو پرنس فہد اسپتال دالبندین منتقل کیا، جہاں ڈاکٹروں نے علاالدین کی موت کی تصدیق کر دی۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد میت ورثا کے حوالے کر دی گئی، جبکہ زخمی شخص کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے کی وجوہات فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکیں۔ نامعلوم حملہ آور واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، تاہم مقدمہ درج کر کے مختلف پہلوؤں سے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں اور ملزمان کی گرفتاری کے لیے کارروائیاں جاری ہیں۔

بقیہ 16

احتجاج کال پر صوبے کے تمام اضلاع میں وکلا عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے، جس کے باعث بلوچستان ہائی کورٹ، سیشن کورٹس، سول کورٹس، فیملی کورٹس، جوڈیشل مجسٹریٹس اور دیگر ماتحت عدالتوں میں معمول کی عدالتی کارروائیاں شدید متاثر رہیں۔ وکلا کی عدم موجودگی کے باعث بیشتر مقدمات کی سماعت ملتوی کر دی گئی، جبکہ صرف انتہائی ضروری نوعیت کے چند مقدمات کی محدود کارروائی انجام دی گئی۔ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں بلوچستان ہائی کورٹ، سیشن کورٹ، سول کورٹس اور دیگر عدالتی مراکز میں وکلا کے مکمل بائیکاٹ کے باعث عدالتوں کے احاطوں میں غیر معمولی سناٹا رہا۔ مقدمات کی پیروی کے لیے آنے والے سائلین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ وکلا نے سیاہ پٹیاں باندھ کر دہشت گردی کے حالیہ واقعات میں شہید ہونے والے شہریوں، پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ بلوچستان بار کونسل اور مختلف بار ایسوسی ایشنز کے رہنماؤں نے اس موقع پر کہا کہ بلوچستان ایک طویل عرصے سے دہشت گردی، بدامنی اور تشدد کی لپیٹ میں ہے، جس کے باعث قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور عوام شدید عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے حالیہ واقعات نے پوری قوم کو غمزدہ کر دیا ہے، ایسے حالات میں وکلا برادری اپنی آئینی، قانونی اور قومی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے خاموش نہیں رہ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ وکلا ہمیشہ آئین، قانون کی بالادستی، انصاف کی فراہمی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرتے رہے ہیں اور دہشت گردی، انتہاپسندی اور ہر قسم کے تشدد کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ امن وامان کی بحالی ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے، جسے ہر صورت یقینی بنایا جانا چاہیے۔ بار کونسل کے نمائندوں نے حکومت، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں، ملوث عناصر اور ان کے سہولت کاروں کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے، جبکہ صوبے بھر میں شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لیے موثر، مربوط اور دیرپا سکیورٹی اقدامات کیے جائیں۔ یو این اے کے مطابق احتجاج اور عدالتی بائیکاٹ کے باعث کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف اضلاع میں عدالتی امور شدید متاثر ہوئے اور متعدد مقدمات کی سماعت آئندہ تاریخوں تک ملتوی کر دی گئی۔ وکلا برادری نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گردی، انتہاپسندی اور غیر آئینی اقدامات کے خلاف آئینی اور جمہوری انداز میں اپنی جدوجہد جاری رکھے گی، جبکہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ عوام اور قانونی برادری کے تحفظات دور کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ صوبے میں امن، انصاف اور قانون کی حکمرانی یقینی بنائی جا سکے۔

بقیہ 17

ورثا کے حوالے کی جا رہی ہیں تاکہ انہیں ان کے آبائی علاقوں میں سرکاری اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا جا سکے۔ اس افسوسناک سانحے پر بلوچستان بھر میں سوگ کی فضا برقرار ہے، جبکہ عوام، حکام اور مختلف طبقات نے شہدا کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف متحد رہنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق شہید اہلکاروں نے اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے غیر معمولی بہادری، جرات اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور دہشت گردوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہوئے وطن کی سلامتی، عوام کے جان و مال کے تحفظ اور ریاستی رٹ کے دفاع میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ ان بہادر اہلکاروں کی قربانیاں بلوچستان پولیس کی تاریخ کا روشن باب ہیں اور انہیں ہمیشہ فخر کے ساتھ یاد رکھا جائے گا۔ حملے کے بعد زخمیوں اور شہدا کو مختلف ذرائع سے سول ہسپتال کوئٹہ منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں اور طبی عملے نے فوری طبی امداد فراہم کرنے کے ساتھ قانونی تقاضے اور شناخت کا عمل مکمل کیا۔ اسپتال انتظامیہ کے مطابق زخمی اہلکاروں کو بھی بہترین طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور ماہر ڈاکٹروں کی خصوصی ٹیم مسلسل ان کی نگرانی کر رہی ہے۔ بلوچستان پولیس، ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ اداروں نے شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کے امن اور ملک کے دفاع کے لیے جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے یہ اہلکار پوری قوم کا سرمایہ ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گرد عناصر اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں بلاامتیاز جاری رہیں گی اور امن دشمن قوتوں کو قانون کے کٹہرے میں لا کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ زیارت سانحے پر بلوچستان بھر میں غم اور افسوس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مختلف سرکاری، سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے شہدا کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے پولیس فورس کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ سول سوسائٹی، وکلا، تاجر تنظیموں، طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گردی کے خلاف پوری قوم متحد ہے اور شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی۔ ذرائع کے مطابق شہدا کی نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر پولیس کے چاق و چوبند دستے کی جانب سے سرکاری اعزاز کے ساتھ سلامی پیش کی جائے گی، جبکہ اعلیٰ حکام، منتخب عوامی نمائندے، پولیس افسران اور عوام کی بڑی تعداد کی شرکت بھی متوقع ہے۔

بقیہ 18

صورتحال، بالخصوص کوئٹہ کے نواحی علاقے ہنہ اوڑک، ضلع زیارت اور دیگر اضلاع میں پیش آنے والے پرتشدد واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انسانی جانوں کے ضیاع پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ جاری کردہ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ حالیہ واقعات میں قیمتی جانوں کے نقصان کا پورے صوبے کو سوگوار کر دیا ہے۔ الائنس نے شہدا کے لواحقین اور متاثرہ خاندانوں سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شہدا کو جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، زخمیوں کو جلد صحت یاب کرے اور متاثرہ خاندانوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ بیان میں کہا گیا کہ مسلسل بدامنی، تشدد، اغوا، قتل وغارت اور خوف کی فضا نے بلوچستان کے عوام، خصوصاً خواتین، بچوں، بزرگوں اور دیگر کمزور طبقات کو شدید ذہنی دباؤ اور عدم تحفظ سے دوچار کر دیا ہے۔ اس صورتحال کے باعث نہ صرف عوام کی روزمرہ زندگی متاثر ہو رہی ہے بلکہ بچوں کی تعلیم، خواتین کی نقل وحرکت، معاشی سرگرمیوں اور سماجی ہم آہنگی کو بھی شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایوا جی الائنس بلوچستان نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ افسوسناک واقعات پر متعلقہ حکومتی اداروں کی خاموشی اور موثر اقدامات کے فقدان نے عوام میں مزید بے چینی پیدا کر رہا ہے۔ بیان میں زور دیا گیا کہ شہریوں کے جان و مال کا تحفظ ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے، لہٰذا حکومت بلوچستان اور قانون نافذ کرنے والے ادارے فوری، موثر اور غیر جانبدارانہ اقدامات کرتے ہوئے امن وامان کی بحالی یقینی بنائیں اور متاثرہ خاندانوں کو انصاف فراہم کریں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ تشدد اور بدامنی کا سب سے زیادہ اثر خواتین، بچوں اور بزرگوں پر پڑتا ہے، اس لیے انسانی حقوق کے تحفظ، قانون کی حکمرانی، ہر قسم کے تشدد کے خاتمے، مکالمے کے فروغ اور پائیدار امن کے قیام کے لیے ہنگامی اقدامات ناگزیر ہیں۔ ایوا جی الائنس بلوچستان اور صوبے کی سول سوسائٹی تنظیموں نے تمام سیاسی، سماجی، مذہبی اور قبائلی قیادت، ریاستی اداروں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ نفرت، تشدد اور انتقام کی سیاست کو مسترد کرتے ہوئے بلوچستان میں امن، برداشت، بھائی چارے اور انسانی جان کے احترام کے فروغ کے لیے مشترکہ کردار ادا کریں۔ بیان کے اختتام پر الائنس نے اپنے اس عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین، بچوں اور تمام شہریوں کے تحفظ، انسانی حقوق، انصاف اور پائیدار امن کے قیام کے لیے ہر سطح پر اپنی آواز بلند کرتا رہے گا اور بلوچستان میں امن، رواداری اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اپنا کردار جاری رکھے گا۔

بقیہ 19

اطراف اپنی موجودگی قائم کی، جبکہ تحصیل چاغی کے پولیس تھانے پر حملہ بھی کیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق حملہ آوروں نے پولیس تھانے کو آگ لگا دی، تھانے میں موجود ریکارڈ اور سرکاری گاڑیوں کو بھی نذر آتش کیا، جبکہ ایک ایمبولینس بھی اپنے ساتھ لے جانے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مسلح افراد نے شہر کے مختلف داخلی و خارجی راستوں اور اہم مقامات پر ناکہ بندی کرتے ہوئے سنیپ چیکنگ بھی کی، جس کے باعث علاقے میں خوف و ہراس کی فضا پھیل گئی اور معمولات زندگی متاثر ہوئے۔ واقعے کے حوالے سے تاحال ضلعی انتظامیہ، پولیس یا دیگر متعلقہ اداروں کی جانب سے کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا۔

بقیہ 20

ہے۔ ویڈیو میں ایک شہری نے دعویٰ کیا ہے کہ شہید اہلکار کے جسد خاکی کو چمن منتقل کرنے کے لیے سرکاری سطح پر ایمبولینس فراہم نہیں کی گئی، جبکہ ان کے جنازے میں بھی متعلقہ حکام کی شرکت دیکھنے میں نہیں آئی۔ تاہم ان دعوؤں کی تاحال سرکاری سطح پر تصدیق یا تردید سامنے نہیں آئی۔ ویڈیو پیغام میں شہری نے حکومت اور متعلقہ اداروں کی کارکردگی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جو اہلکار ریاست اور عوام کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، ان کی شہادت کے بعد بھی ان کے اہل خانہ کو بنیادی سہولیات سے محروم رکھنا انتہائی افسوسناک ہے۔ ویڈیو میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ شہید محمد سلیم کے جسد خاکی کو آبائی علاقے منتقل کرنے کے لیے ایمبولینس فراہم نہ کیے جانے کے باعث اہل خانہ کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ جنازے میں متعلقہ سرکاری حکام کی عدم شرکت پر بھی سوالات اٹھائے گئے۔ مقررین نے اس صورتحال کو انتظامی غفلت قرار دیتے ہوئے کہا کہ شہدا اور ان کے خاندانوں کے ساتھ عزت واحترام کا برتاؤ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ یہ ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گئی، جہاں مختلف سیاسی، سماجی اور عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر ویڈیو میں کیے گئے دعوے درست ہیں تو معاملے کی شفاف تحقیقات کرائی جائیں، حقائق عوام کے سامنے لائے جائیں اور غفلت کے ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔ دوسری جانب اس خبر کے اجرا تک حکومت بلوچستان، محکمہ صحت، پولیس یا دیگر متعلقہ اداروں کی جانب سے ویڈیو میں کیے گئے دعوؤں پر کوئی باضابطہ موقف سامنے نہیں آیا، جس کے باعث ان الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ ادھر سانحہ زیارت کے شہدا کے لواحقین مختلف مقامات پر احتجاج جاری رکھے ہوئے ہیں اور حکومت سے انصاف، ذمہ داروں کے تعین، موثر کارروائی اور شہدا کے خاندانوں کی مکمل سرپرستی و معاونت کے مطالبات کر رہے ہیں۔ عوامی حلقوں نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ شہدا کے اہل خانہ کے تحفظات دور کیے جائیں اور اگر کسی سطح پر غفلت ثابت ہو تو ذمہ داروں کو قانون کے مطابق جوابدہ بنایا جائے۔

بقیہ 21

ایف ایس سی (پری میڈیکل) کے مساوی ایکویلنسی دی جائے اور ان کے امتحانات بلوچستان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے ذریعے منعقد کرائے جائیں تاکہ تعلیمی نظام میں شفافیت، یکسانیت اور معیار کو یقینی بنایا جا سکے۔ پیپسا بلوچستان کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ وفاق اور ملک کے دیگر صوبوں میں دو سالہ الائیڈ ہیلتھ ڈپلومہ پروگرام کو باقاعدہ ایکویلنسی حاصل ہے، جبکہ ان کے امتحانات متعلقہ تعلیمی بورڈز کے زیر اہتمام منعقد ہوتے ہیں اور ان اداروں کا الحاق الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل کونسل پاکستان سے بھی ہوتا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ بلوچستان میں الائیڈ ہیلتھ اکیڈمی پرپز کالج کے قیام کے باوجود ان کورسز کو بلوچستان بورڈ کے دائرہ کار میں لانے کے بجائے امتحانات بلوچستان میڈیکل فیکلٹی کے سپرد کیے جا رہے ہیں، جس سے طلبہ کے تعلیمی مستقبل پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ ترجمان کے مطابق بلوچستان میڈیکل فیکلٹی کا دائرہ اختیار مخصوص پیشہ ورانہ کورسز تک محدود ہے، جبکہ کالج کے باقاعدہ دو سالہ تعلیمی پروگرامز کے امتحانات متعلقہ تعلیمی بورڈ کے ذریعے ہی منعقد ہونے چاہئیں۔ اس لیے بلوچستان میڈیکل فیکلٹی کی جانب سے جاری امتحانی شیڈول کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ پیپسا نے وزیر اعلیٰ بلوچستان، سیکریٹری صحت بلوچستان، ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ بلوچستان اور دیگر متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ بلوچستان میڈیکل فیکلٹی کو کالج کے امتحانات لینے سے فوری طور پر روکا جائے، طلبہ کا قیمتی تعلیمی سال ضائع ہونے سے بچایا جائے، الائیڈ ہیلتھ کالج اور بلوچستان بورڈ کے درمیان تمام قانونی و انتظامی امور جلد از جلد حل کیے جائیں، جبکہ پبلک سیکٹر کے اس واحد الائیڈ ہیلتھ کالج کا الحاق الائیڈ ہیلتھ پروفیشنل کونسل پاکستان سے کر کے دو سالہ ٹیکنالوجی کورسز کو مکمل قانونی اور تعلیمی تحفظ فراہم کیا جائے۔

بقیہ 22

اولین ترجیحات ہیں، جبکہ مثبت اور ذمہ دار صحافت عوامی مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز اپنے دفتر میں عوامی پریس کلب (رجسٹرڈ) بیلا سبیلہ کے صدر نواز امین رونجھو، جنرل سیکریٹری یوسف راہی، نائب صدر صادق کھوسہ اور خازن امتیاز خاصخیلی سے ملاقات کے دوران کیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نصیب اللہ بزنجو نے کہا کہ عوامی خدمت ان کی بنیادی ذمہ داری ہے اور وہ بلاامتیاز عوام کے مسائل کے حل کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فرائض کی انجام دہی میں کسی قسم کی مصلحت کو حائل نہیں ہونے دیا جائے گا اور انتظامیہ کے دروازے ہر وقت عوام کے لیے کھلے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ضلعی انتظامیہ عوامی فلاح وبہبود، امن وامان کے قیام اور ترقیاتی امور میں بہتری کے لیے بھرپور اقدامات کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام اور انتظامیہ کے درمیان باہمی تعاون سے ہی مسائل کا موثر حل ممکن ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ غیر جانبدار، ذمہ دار اور حقائق پر مبنی صحافت ایک مہذب معاشرے کی بنیاد ہے، جبکہ صحافی عوام اور انتظامیہ کے درمیان موثر رابطے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ عوامی پریس کلب (رجسٹرڈ) بیلا کے صحافیوں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا جائے گا تاکہ عوامی مسائل کو بروقت اجاگر کر کے ان کے حل کے لیے موثر اقدامات کیے جا سکیں۔ ملاقات کے موقع پر تحصیلدار بیلا غلام سرور رونجھو، ایس ڈی او پبلک ہیلتھ انجینئرنگ قاسم گچکوری اور لائن مین حنیف بھوٹانی بھی موجود تھے۔ جبکہ فریقین نے علاقے کی ترقی، عوامی مسائل کے حل اور باہمی تعاون کے فروغ پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

بقیہ 23

کر کے ترقی کی طرف جائیں گے اور آنے والے وقت میں بلوچستان ایک پرامن اور خوشحال بن کر عوام کی رہنمائی کے لیے تمام تر اقدامات کریں گے یہ بات انہوں نے بیان جاری کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ اس وقت بلوچستان میں ترقی اور خوشحالی کی ضرورت ہے اگر کچھ لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیام خالی ہے کہ ہم بلوچستان کو دہشت گردی کا خطہ بنا لیں گے اور اپنے من مانی کرتے ہوئے حکومتی رٹ کو ختم اور عوام پر اپنے عزائم مسلط کریں گے یہ ان کی بھول ہے ہم اس طرح سازش کو کامیاب ہونے دیں گے اور نہ ہی حکومت اور ہمارے ادارے خاموش رہیں گے سکیورٹی فورسز ودیگر اداروں نے اس خطے کے لیے جو قربانی دی ہے وہ قابل ستائش ہے جس سے آگے بڑھانے کے لیے حکومت ہر سطح پر نہ صرف رہنمائی کرے گی بلکہ جو وسائل کی ضرورت ہو اس کو فراہم کرے گی انہوں نے کہا کہ سکیورٹی اداروں کی تعاون سے جلد امن وامان قائم کر کے اس کے بعد ترقی کی طرف جائیں گے اور مختلف علاقوں میں ترقیاتی کاموں کا جال بچھا کر عوام کو ایک سیرابی دیکھیں گے عوام مطمئن رہے اور حکومت کے ساتھ ہر سطح پر اپنے تعاون جاری رکھیں حکومت ان کو اکیلے نہیں چھوڑے گی۔

بقیہ 24

ناسور کے مکمل خاتمے تک ریاستی اداروں کی کارروائیاں جاری رہیں گی، جبکہ پوری قوم اپنی بہادر مسلح افواج اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ انہوں نے یہ بات یو این اے سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر پاسدار محمد بچا تحریک کے صدر اور معروف قوم پرست رہنما محمد حنیف بختیار زئی بلوچ، نوکل پرین محمد بکل سوہرو، پرسنل سیکریٹری محمد عارف، اسٹاف آفیسر محمد رفیق سمیت دیگر بھی موجود تھے۔ صوبائی وزیر نے فورسز اور بے گناہ شہریوں پر ہونے والے دہشت گرد حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گرد عناصر ملک کے امن و استحکام کو نقصان پہنچانے کی مذموم سازش کر رہے ہیں، تاہم ان کے ناپاک عزائم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان امن، بھائی چارے اور محبت کی سرزمین ہے اور اسے بدامنی کی آگ میں دھکیلنے کی ہر کوشش ناکام بنائی جائے گی۔ سردار زادہ فیصل خان جمالی نے کہا کہ بلوچستان کوئی تر نوالہ نہیں جو دہشت گردوں کے حلق سے اتر جائے۔ بلوچستان ملک کے ماتھے کا جھومر اور مختلف قبائل کا خوبصورت گلدستہ ہے۔ پاکستان کی مسلح افواج، قانون نافذ کرنے والے ادارے اور بلوچستان کے غیور عوام متحد ہیں اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دشمن عناصر کو ہر محاذ پر شکست کا سامنا کرنا پڑے گا اور ملک دشمن قوتوں کے عزائم خاک میں ملا دیے جائیں گے۔ انہوں نے دہشت گردی کے واقعات میں شہید ہونے والے سکیورٹی اہلکاروں اور شہریوں کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہدا کی قربانیاں پوری قوم کے لیے باعث فخر ہیں اور ان کا خون وطن کے امن، سلامتی اور استحکام کی ضمانت بنے گا۔ صوبائی وزیر نے شہدا کے درجات کی بلندی، زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی اور سوگوار خاندانوں کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک قومی یکجہتی، اتحاد اور باہمی تعاون کے ساتھ جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔

بقیہ 25

کہ لاشوں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے، جس کے باعث اہل خانہ شدید ذہنی اذیت کا شکار ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے ذمہ دار عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ تاہم، تیزاب اور دیگر کیمیکل چھڑکنے جانے سے متعلق یہ الزامات ورثا کی جانب سے عائد کیے گئے ہیں، جن کی سرکاری سطح پر تاحال نہ تصدیق کی گئی ہے اور نہ ہی تردید سامنے آئی ہے۔

بقیہ 26

مقدمے کی تفتیش شروع کرتے ہوئے ملزم کی گرفتاری کے لیے کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق افسوسناک واقعہ تھانہ جھل مگسی کی حدود، موضع میرداہ میں پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور دونوں لاشوں کو اپنی تحویل میں لے کر ضروری قانونی کارروائی کے لیے ہسپتال منتقل کیا۔ ذرائع کے مطابق قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد دونوں میتیں ورثا کے حوالے کر دی گئیں، جبکہ پولیس نے واقعے کے تمام پہلوؤں سے تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی طور پر واقعہ مبینہ گھریلو ناچاقی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے، تاہم حتمی حقائق تفتیش مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آئیں گے۔ آخری اطلاعات تک کسی بھی ملزم کی گرفتاری عمل میں نہیں آسکی، جبکہ فرار ملزم کی تلاش کے لیے مختلف مقامات پر کارروائیاں جاری ہیں۔

بقیہ 27

ہوئے ہیں۔ دونوں مقامات پر جاری احتجاج کے باعث شہر کا ٹریفک نظام بری طرح متاثر ہو گیا ہے، جبکہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر پورے شہر میں حفاظتی انتظامات مزید سخت کر دیے گئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ رات سول ہسپتال کوئٹہ منتقل کی گئی 21 شہدا کی میتیں ورثا کے حوالے کر دی گئیں، جن میں سے آٹھ شہدا کی میتیں ان کے آبائی علاقوں کو روانہ کر دی گئیں، جبکہ 14 شہدا کی میتیں کوئلہ پھاٹک کے قریب سڑک پر رکھ کر لواحقین نے احتجاجی دھرنا شروع کر دیا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ واقعے میں ملوث عناصر کو فوری گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے، لاپتہ اہلکاروں کی بازیابی یقینی بنائی جائے اور متاثرہ خاندانوں کو انصاف فراہم کیا جائے۔ دوسری جانب سانحہ ہنہ اوڑک کے شہدا کے لواحقین ایئرپورٹ روڈ پر پانچویں روز بھی دھرنے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ احتجاج کے باعث شہدا کی تدفین تاحال نہیں ہو سکی۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے اور ذمہ داروں کے خلاف موثر کارروائی نہیں ہوتی، اس وقت تک احتجاج جاری رہے گا۔ دونوں احتجاجی مقامات شہر میں تقریباً نصف کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہیں، جس کے باعث ٹریفک کا نظام شدید متاثر ہو گیا ہے۔ کوئلہ پھاٹک، ایئرپورٹ روڈ، سمنگلی روڈ اور ملحقہ شاہراہوں پر گاڑیوں کی طویل قطاریں لگ گئیں، جبکہ دوسرے دھرنے کے آغاز کے بعد سمنگلی روڈ سے شہر کی جانب آنے والی ٹریفک بھی مکمل طور پر بند ہو گئی۔ شہریوں، مریضوں، طلبہ اور مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ادھر ممکنہ سکیورٹی خدشات کے پیش نظر کوئٹہ میں پولیس، لیویز، ایف سی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اضافی نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ حساس مقامات، سرکاری تنصیبات اور اہم شاہراہوں پر نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے، جبکہ ٹریفک پولیس متبادل راستوں پر ٹریفک کی روانی برقرار رکھنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، متبادل راستے اختیار کریں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

بقیہ 28

کا چیک قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کو باضابطہ خط بھی ارسال کر دیا۔ اپنے خط میں سردار اختر مینگل نے کہا کہ وہ 3 ستمبر 2024 سے 11 فروری 2026 تک کی مدت کے دوران بطور رکن قومی اسمبلی ملنے والی تمام تنخواہیں اور مراعات واپس کر رہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ مجموعی طور پر 78 لاکھ 92 ہزار 725 روپے کی رقم قومی خزانے میں جمع کرا رہے ہیں۔ سردار اختر مینگل نے اپنے بیان میں کہا کہ ستمبر 2024 میں استعفیٰ دینے کے بعد سے انہوں نے اپنے پارلیمانی بینک اکاؤنٹ سے کوئی تنخواہ یا الاؤنس وصول یا استعمال نہیں کیا۔ انہوں نے قومی اسمبلی سیکرٹریٹ سے درخواست کی کہ ان کے پارلیمانی بینک اکاؤنٹ میں موجود تمام رقم سرکاری خزانے میں منتقل کر دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ عوامی خدمت میں دیانت داری، شفافیت اور احتساب کے اصولوں پر کاربند رہنے کے لیے پرعزم ہیں اور اسی جذبے کے تحت یہ رقم واپس کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ سردار اختر مینگل نے 3 ستمبر 2024 کو بلوچستان کے مسائل پر پارلیمنٹ کے رویے کے خلاف احتجاجاً قومی اسمبلی کے حلقہ این اے-256 خضدار سے استعفیٰ دیا تھا، جسے اسپیکر قومی اسمبلی نے 11 فروری 2026 کو باضابطہ طور پر منظور کیا تھا۔

بقیہ 29

بازیاب کرا لیتے تو یہ المناک سانحہ پیش نہ آتا۔ اپنے مشترکہ بیان میں رہنماؤں نے کہا کہ شہدائے زیارت کا دل خراش واقعہ پوری قوم کے لیے شدید صدمے اور گہرے رنج کا باعث ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ نوجوان پولیس اہلکاروں کی بے رحمانہ شہادت بلوچستان میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور حکومتی ناکامی کی عکاسی ہے، جبکہ انسانی جانوں کا ضیاع ایک معمول بنتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت شہریوں کے ساتھ ساتھ اپنے سکیورٹی اہلکاروں کے جان و مال کے تحفظ میں بھی ناکام دکھائی دیتی ہے۔ ان کے بقول جو حکومت اپنے محافظوں کو تحفظ فراہم نہ کر سکے، اس سے عام شہریوں کے تحفظ کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ صوبے کے عوام حکومتی کارکردگی سے مایوس ہو چکے ہیں اور امن وامان کے قیام کے لیے موثر اور فیصلہ کن اقدامات کے منتظر ہیں۔ بی یو آئی کے رہنماؤں نے شہدائے زیارت کے لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علما اسلام غمزدہ خاندانوں کے دکھ میں برابر کی شریک ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے شہدا کے درجات کی بلندی، زخمیوں کی جلد صحت یابی اور متاثرہ خاندانوں کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ انہوں نے ایک اور بیان میں ہنہ اوڑک، کلی بحری سے اغوا کیے گئے 11 افراد کی فوری اور بحفاظت بازیابی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس حساس معاملے میں کسی بھی قسم کی تاخیر یا غفلت کسی نئے سانحے کا سبب بن سکتی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اغوا شدگان کی محفوظ رہائی کے لیے فوری اور موثر اقدامات کیے جائیں تاکہ کسی بھی ممکنہ ناخوشگوار واقعے سے بچا جا سکے۔

بقیہ 30

کے سیکرٹری جنرل عبدالرحیم زیارتوال نے کہا ہے کہ بلوچستان کی موجودہ صورتحال مزید ناقابل برداشت ہو چکی ہے، اگر حکومت نے سنجیدہ اور بامقصد مذاکرات نہ کیے تو احتجاج کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات کوئٹہ کے علاقے کوئلہ پھاٹک پر سانحہ زیارت کے شہدا کے لواحقین کے جاری دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ عبدالرحیم زیارتوال نے کہا کہ حکومت مذاکرات کے معاملے میں سنجیدہ دکھائی نہیں دے رہی، جس کی وجہ سے عوام میں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مطالبات پر پیش رفت نہ ہوئی تو چمن سے ژوب تک مختلف اضلاع میں احتجاجی دھرنے شروع کیے جائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ضرورت پڑی تو کوئٹہ شہر میں بھی مزید پانچ مقامات پر دھرنے دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ کے لائحہ عمل کا باقاعدہ اعلان تمام سیاسی جماعتوں اور متعلقہ حلقوں سے مشاورت کے بعد کیا جائے گا۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ اور بامقصد مذاکرات کا راستہ اختیار کرے تاکہ صورتحال مزید خراب ہونے سے بچ سکے۔

بقیہ 31

ل۔ اجلاس میں ہنہ اوڑک اور زیارت میں ہونے والے حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی۔ شرکائے ان واقعات میں جاں بحق ہونے والے افراد کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی، لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا ناقابل برداشت ہے اور ایسے واقعات بلوچستان کے امن، سماجی ہم آہنگی اور استحکام پر حملہ ہیں۔ اجلاس کے اعلامیے میں کہا گیا کہ بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے اور موجودہ حالات انتہائی تشویشناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ صوبے کا شاید ہی کوئی ضلع یا شاہراہ ایسی ہو جہاں عوام خود کو مکمل طور پر محفوظ تصور کرتے ہوں۔ شہریوں کی جان و مال کو مسلسل خطرات لاحق ہیں جبکہ روزانہ کی بنیاد پر قومی شاہراہوں کی بندش، مختلف مقامات پر ناکہ بندی، مسافروں کو گھنٹوں تک مشکلات کا سامنا، ٹرانسپورٹ کی آمد ورفت میں رکاوٹیں اور مال بردار گاڑیوں کو نذر آتش کیے جانے کے واقعات معمول بنتے جا رہے ہیں۔ اعلامیہ میں کہا گیا کہ ان حالات کے باعث بلوچستان کی تجارت، معیشت، بین الصوبائی نقل و حمل اور روزگار بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ تاجر برادری، ٹرانسپورٹرز، مزدور، کسان، طلبہ اور ملازمت پیشہ افراد شدید مشکلات سے دوچار ہیں جبکہ خوف و ہراس کی فضا کے باعث معمولات زندگی متاثر ہو رہے ہیں اجلاس میں کہا گیا کہ حکومت امن وامان برقرار رکھنے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے ریڈ زون کے علاوہ صوبے کے تمام علاقوں میں حکومت کی رٹ دکھائی نہیں دیتی اور عوام خود کو بے یار و مددگار محسوس کر رہے ہیں۔ شرکائے کہا کہ حکومت کی اولین آئینی ذمہ داری شہریوں کو تحفظ فراہم کرنا ہے، تاہم موجودہ صورتحال اس ذمہ داری کی ادائیگی میں ناکامی کی عکاسی کرتی ہے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ بدامنی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات کی جائیں، ذمہ دار عناصر کو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے اور شاہراہوں کو ہر قیمت پر محفوظ بنایا جائے تاکہ عوام بلا خوف و خطر سفر کر سکیں۔ اجلاس میں ہنہ اوڑک اور زیارت میں جاری احتجاجی دھرنوں کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اپوزیشن جماعتوں نے دھرنوں کے شرکاء کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتے ہوئے کہا کہ متاثرہ خاندانوں کے جائز مطالبات کو فوری طور پر تسلیم کر کے انہیں انصاف فراہم کیا جائے، حکومت طاقت کے بجائے مذاکرات اور سنجیدہ سیاسی حکمت عملی کے ذریعے مسائل کے حل کو یقینی بنائے۔ اجلاس میں وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ بلوچستان میں امن وامان کی بحالی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر جامع اور موثر حکمت عملی مرتب کی جائے، دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں، قومی شاہراہوں پر عوام اور ٹرانسپورٹرز کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے اور صوبے میں امن، استحکام اور عوامی اعتماد کی بحالی کو اولین ترجیح بنایا جائے۔ اجلاس میں کہا گیا کہ اپوزیشن جماعتیں بلوچستان کے عوام کے جان و مال کے تحفظ، امن واستحکام، آئینی حقوق اور عوامی مسائل کے حل کے لیے اسمبلی کے اندر اور باہر ہر جمہوری اور آئینی فورم پر موثر آواز بلند کرتی رہیں گی اور صوبے کے عوام کو درپیش مسائل پر کسی قسم کی خاموشی اختیار نہیں کریں گی۔

بقیہ 32

میں چیف انجینئر کینال، ایگزیکٹو انجینئر فرمان علی جتوئی نے پٹ فیڈر کینال، اوچ انجھوتی کینال اور کھیرتھر کینال کی موجودہ صورتحال، پانی کی دستیابی، نہری نظام کی بہتری اور خریف سیزن کے دوران پانی کی منصفانہ تقسیم سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ چیف انجینئر کینال نے بتایا کہ آبپاشی نہری نظام کو موثر بنانے، پانی کے ضیاع کی روک تھام، غیر قانونی پانی چوری کے خاتمے اور تقسیم آب کے نظام کو مزید شفاف بنانے کے لیے عملی اقدامات کر رہا ہے۔